WWW. ZUM ZUM.COM/KHATME-NUBUWWAT

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۲۰ تا ۲۶ جمادی الاول ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۱ تا ۱۷ ستمبر ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۱۶

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مختصر تاریخی جائزہ

قادیانی بہروپیا سری کرشن مہاراج کے روپ میں

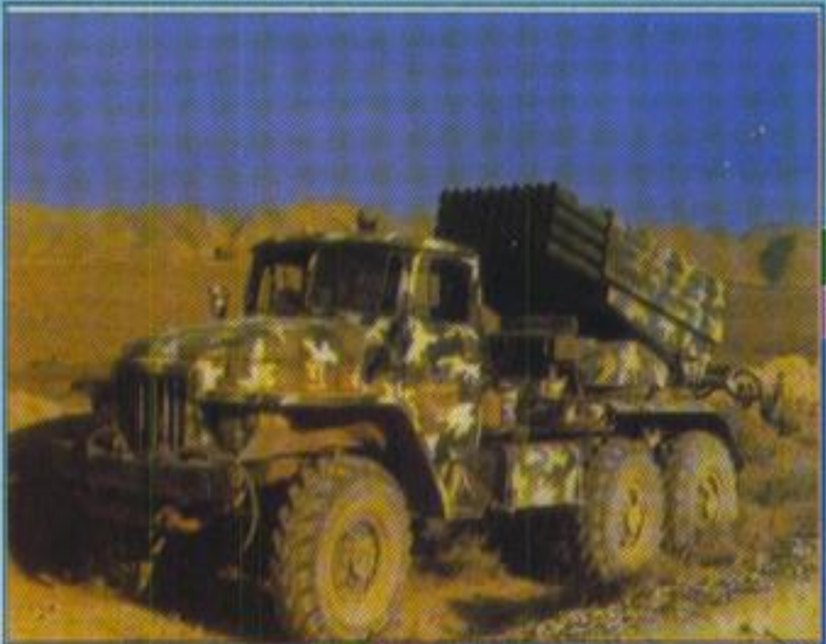

فیضان ختم نبوت

ہر ممکن دفاعی تیاری اور جدید ترین اسلحہ سازی محبوب ترین سنت نبوی

ماہنامہ "صدائے مجاہد" کے مدیر، اسیر کشمیر مولانا محمد مسعود اظہر کا پیغام

قیمت: ۵ روپے

(عمران خان شیخ، کراچی)

س..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی تعداد کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے صاحبزادے اور صاحبزادیاں تھیں؟

ج..... "نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم" فصل ۲۹ میں ازواج مطہرات کے اسمائے گرامی علی الترتیب یہ لکھے ہیں:

(۱) حضرت خدیجہؓ (۲) حضرت سودہؓ (۳) حضرت عائشہؓ (۴) حضرت حفصہؓ (۵) حضرت زینب بنت خزیمہؓ (نکاح کے دو مہینے بعد وفات پاگئیں)، (۶) ام سلمہؓ (۷) زینب بنت جحشؓ (۸) حضرت جویریہؓ (۹) حضرت ام حبیبہؓ (۱۰) حضرت صفیہؓ (۱۱) حضرت میمونہؓ حضرت خدیجہؓ اور حضرت بنت خزیمہؓ کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے انتقال ہوا، باقی نو تاحیات ساتھ رہیں۔

اولاد کی ترتیب اسی فصل میں یہ لکھی ہے:

حضرت زینب، حضرت قاسم، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم، حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن حضرت عبداللہ، طیب طاہر انہی کے لقب ہیں۔

س..... میں نے سنا ہے کہ قرآن میں کوئی ایسی آیت مبارکہ ہے جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ "میں اس کا خدا ہوں جس کا علی خدا ہے" آپ بتائیں کیا یہ سچ ہے؟ کیونکہ میں قرآن پڑھا ہوا نہیں ہوں؟

ج..... ایسی کوئی آیت قرآن میں نہیں۔

س..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا شجرہ مبارک حضرت آدم علیہ السلام تک کس کتاب میں لکھا ہے؟

ج..... سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے، لیکن قابل اعتبار نہیں۔

س..... عربی حرف "ض" کو کس طرح ادا کرنا چاہئے؟

ج..... کسی قاری سے مشق کرلی جائے۔ والسلام

(فضل عظیم، سعودی عرب)

س..... کیا میرے بھائی میری کمائی میں کسی قسم کے حصے کے حقدار ہیں؟ اور کیا وہ اس کا مطالبہ کرسکتے ہیں؟

ج..... آپ کی کمائی میں سے کسی چیز کے حقدار نہیں۔ (واللہ اعلم)

س..... ہمارے مکان کی زمین ہمارے اجداد کی ہے جبکہ تعمیر میری، اب بھائی اس مکان میں کمروں کا مطالبہ کرتے ہیں، کیا وہ اس کا حقدار نہیں؟

ج..... زمین کی قیمت تین بھائیوں کے درمیان تقسیم ہوگی، اور تعمیر چونکہ آپ کے ذاتی پیسے سے ہوئی ہے اس لئے وہ صرف آپ کا حق ہے، بھائیوں کا حق نہیں۔ (واللہ اعلم)

س..... میرے بھائیوں نے میری غیر موجودگی میں گھر کا سارا سامان فروخت کردیا اور اس کی رقم دینے سے انکار کردیا، کیا میں شریعت کی رو سے ان سے سامان واپس لینے کا حقدار ہوں؟

ج..... آپ کا ذاتی سامان ان کے لئے حلال نہیں، ان کا فرض ہے کہ آپ کا سامان واپس کردیں۔ (واللہ اعلم)

(قاری کامران احمد، حیدر آباد)

س..... قادیانیوں کا مبلغ منصور احمد غازی، جس کا محلّہ نے بائیکاٹ کر رکھا تھا، اپنا مکان فروخت کر رہا ہے، میری اور میرے احباب کی خواہش ہے کہ یہ جگہ قادیانی سے خرید لی جائے اور یہاں جامعہ ختم نبوت قائم کیا جائے، اس سلسلے میں آنجناب کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں؟

ج..... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اگر اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں اور مندر کی جگہ مسجد تعمیر کردی جائے تو اس سے زیادہ خوشی کی کیا بات ہوگی؟ والسلام

(حاجی علی گل، حیدر آباد)

س..... لوگ کہتے ہیں کہ شراب ایسی ناپاک چیز ہے کہ کپڑے پر لگ جائے تو وہ کپڑا صاف نہیں ہوگا بلکہ اس کو قینچی سے کاٹنا ہوگا، کیا یہ بات صحیح ہے؟

ج..... شراب پیشاب کی طرح ناپاک ہے، کپڑا دھونے سے پاک ہوجائے گا، قینچی سے کاٹنا غلط ہے۔

س..... شراب پینے والے کا نماز، روزہ اور حج قبول ہے یا نہیں؟

ج..... توبہ نہ کرے، تو قبول نہیں ہوتا۔

(ہما سعید، کراچی)

س..... کیا "رملہ" نام رکھنا صحیح ہے؟ جبکہ یہ نام حضرت ام حبیبہؓ کے نام کی مناسبت سے رکھا گیا ہو؟

ج..... "رملہ" کی جگہ "ام حبیبہ" رکھ لیجئے۔

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۲۰ تا ۲۶ جمادی الاول ۱۴۱۹ھ بمطابق ۱۱ تا ۱۷ ستمبر ۱۹۹۸ء | شمارہ ۱۶

بیاد:

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆مولانا محمد علی جالندھریؒ ☆مولانا لال حسین اخترؒ
☆مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆مولانا محمد حیاتؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
☆مولانا محمد شریف جالندھریؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ
مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی
نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

❑ (اداریہ) 4
❑ ہر ممکن دفاعی تیاری اور جدید ترین اسلحہ سازی (ڈاکٹر عبدالقدیر خان) 6
❑ عالمی مجلس ختم نبوت کا مختصر تاریخی جائزہ (مفتی محمد جمیل خان) 12
❑ فیضان ختم نبوت.........(حشمت حبیب) 15
❑ قادیانی بہروپیا سری کرشن مہارج کے روپ میں! (محمد منیر اظہر) 16
❑ ماہنامہ "صدائے مجاہد" کے مدیر امیر کشمیر مولانا مسعود اظہر کا پیغام 17
❑ خطبات وارشادات حضرت مولانا محمد علی جالندھری (سید شمشاد حسین شاہ) 20
❑ خاتم النبیینؐ کے معجزات.........(مولانا عبداللطیف مسعود) 24
❑ اخبار ختم نبوت......................... 26

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینیجر: محمد انور رانا
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
ٹائیٹل ورزائن: خرم
کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے
سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۲۵ روپے، سہ ماہی: ۷۵ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ ۲۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

شریعت بل............ مضمرات اور خدشات

موجودہ حکومت جو کہ نفاذ شریعت کا نعرہ لگا کر انتخابات کے میدان میں اتری تھی اور اس نعرے پر اس نے انتخابات میں کامیابی حاصل کی تھی' توقع تھی کہ اس مرتبہ وہ سابقہ غلطیوں کا ارتکاب نہیں کرے گی اور اقتدار میں آتے ہی اسلامی نظام کے سلسلے میں مخلصانہ کوشش کرے گی لیکن ایسا نہیں ہوا اور بجائے اسلامی نظام کے سلسلے میں کوشش کرنے کے غیر اسلامی اقدامات کا آغاز کیا گیا۔ جمعہ کی چھٹی ختم کر دی گئی' سودی نظام کو تحفظ دیا گیا' خود انحصاری کے نام پر سود کو مزید رواج دیا جانے لگا۔ اس دوران صدارتی انتخابات کا وقت آ گیا اتفاق کہئے یا موجودہ حکومت کی کچھ مصلحت قرعہ فال جناب رفیق تارڑ کے نام نکلا اور وہ صدر بن گئے۔ دیندار شخصیت ہونے کی وجہ سے توقع ہونے لگی کہ وہ اسلامی نظام کے سلسلے میں پیش رفت کریں گے لیکن وقت گزرتا رہا اور اسلامی نظام کی بات کمزور سے کمزور ہوتی گئی۔ اس دوران باقی ماندہ مذہبی جماعتوں نے جو کسی نہ کسی درجے میں موجودہ حکومت کی حمایت کر رہی تھیں انہوں نے دھمکی آمیز رویہ اختیار کر لیا اور چند مذہبی جماعتوں نے اتحاد کر کے تحریک نفاذ شریعت چلانے کا بھی اعلان کیا۔ وقت مقررہ کا الٹی میٹم بھی دیا گیا لیکن صدر رفیق تارڑ اور نہ ہی موجودہ حکومت کے کانوں پر جوں رینگی۔ اسی دوران عیسائیوں نے دیگر اقلیتوں خاص کر قادیانیوں کو ملا کر توہین رسالت کے قانون کی آڑ میں اسلام کے خلاف اور قوانین اسلام کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کیا۔ امریکہ اور مغرب کی جانب سے پاکستان کو دھمکیاں دی گئیں۔ اس صورتحال سے حکومت نے مزید فائدہ اٹھایا اور اسلامی نظام کے سلسلے میں پیش رفت کے امکانات کو بھی معدوم کر دیا۔ یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا اور مذہبی جماعتوں اور دین دار طبقہ حکومتی اقدامات سے مکمل طور پر مایوس ہو گیا اور مختلف جماعتوں نے اپنے اپنے انداز میں تحریکات شروع کرنے کا اعلان کیا۔ اس دوران دیگر مختلف جماعتوں نے اپنے اپنے مطالبات یا عزائم کے مطابق حکومت کے خلاف مہم شروع کر دی۔ اس پس منظر میں موجودہ حکومت کی جانب سے پندرھویں ترمیم کے نام سے شریعت بل کے نام پر ایک مسودہ قومی اسمبلی میں پیش کیا گیا اور اس کو فوراً اسٹینڈنگ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تاکہ فوری طور پر قومی اسمبلی میں بحث شروع کی جا سکے۔ شریعت بل پیش ہونے میں ملک کے مختلف حلقوں میں اس پر مختلف انداز میں رد عمل شروع ہوا جس کو بیان کرنے کے بعد ہم اس شریعت بل پر تبصرہ کریں گے۔

پہلا رد عمل حکومت کے حامی حلقوں کی جانب سے ہے اور حسب معمول اس شریعت بل کے مضمرات اس کے نفاذ کے اثرات یا اس کے منظور ہونے کے امکانات کو دیکھے بغیر تعریف اور خوشامد کا عمل شروع کر دیا اور حکومت کے اس اقدام کو انقلابی قرار دے کر ملک کو اسلامی قرار دے دیا اور اپنے وعدہ کی تکمیل کا اعلان کر دیا۔

دوسرا عمل مخالفین کا ہے جنہوں نے حسب سابق بحث برائے بحث اور مخالفت برائے مخالفت کے اصولوں کو اپناتے ہوئے فوری طور پر اس بل کو حزب اختلاف اور مخالفین کو کچلنے کا حربہ قرار دے کر نہ صرف اس کو مسترد کر دیا بلکہ اس کے خلاف تحریک چلانے کا اعلان کیا۔

تیسرا طبقہ ان مذہبی جماعتوں کا ہے جو حکومت کے سابقہ رویہ کی وجہ سے اس کے اقدامات کو شک و شبہ کی نگاہوں سے دیکھتا ہے ان کی نگاہوں میں یہ شریعت بل حکومت کی جانب سے ایک ڈھونگ ہے اور اس کا مقصد شریعت کا نفاذ نہیں بلکہ دین دار لوگوں کو خوش کرنے اور ان کو بے وقوف بنانے کے سوا کچھ نہیں اول تو شریعت بل اسمبلی کے بحث و مباحثہ میں ہی الجھ کر رہ جائے گا اور اگر منظور ہو بھی گیا تو اس کی وجہ سے ملک میں شریعت کا نفاذ نہیں ہو گا بلکہ سابقہ شریعت بلوں کی طرح اس کی حیثیت کاغذ کے پرزے سے زیادہ نہیں ہو گی۔

چوتھا طبقہ وہ ہے جو اسلام اور نفاذ شریعت کا مخالف ہے اور اس کے نزدیک پاکستان میں اسلامی قوانین کا نفاذ ظلم ہے اور ان کو اسلام سے خاص قسم کا بیر ہے اور وہ پچاس سال سے ملک میں اسلامی نظام کی مخالفت میں لگا ہوا ہے' اس طبقے نے شریعت بل کی آڑ میں اسلام کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کی ہوئی ہے اور شریعت بل کی آڑ یا اسلام کے متفقہ ان متواتر احکام کے خلاف بیان بازی میں لگا ہوا ہے۔

پانچواں اور آخری طبقہ اقلیتوں کا ہے جو گزشتہ چند سال سے منظم انداز میں اسلام کے خلاف میدان میں مصروف عمل ہے اور امریکہ اور مغرب کی بالادستی کی کوشش میں یہ طبقہ دنیا کے ہر ملک میں اقلیتوں کے حقوق کی آڑ میں اسلامی نظام کی راہ میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور کسی ملک کو چین لینے نہیں دیتا اور اس کا مقصد تمام دنیا کو عیسائی یا یہودی بنانا ہے اور اس کے لئے اس کو تمام دین دشمن دنیا سے سرمایہ فراہم ہوتا ہے۔

شریعت بل یا شریعت کا نفاذ پاکستان کی ضرورت اکثر آبادی کا مطالبہ ہے اور پاکستان کا قیام ہی اسی مقصد اور نصب العین کے لئے ہوا تھا اگر پاکستان کی تاریخ کا مطالعہ کریں تو پوری تحریک میں ایک ہی مطالبہ نظر آتا ہے۔ پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ ﷺ اور قیام پاکستان کے بعد بانی پاکستان محمد علی جناح نے واشگاف اعلان کیا کہ اس ملک میں قرآن و سنت کا دستور ہو گا بلکہ ایک دفعہ ان سے سوال کیا گیا کہ پاکستان میں کونسا دستور نافذ ہو گا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس چودہ سو سال سے قرآن کریم کی شکل میں ایک دستور موجود ہے ہم اسی کو اپنے ملک میں نافذ کریں گے' اس لئے یہ بات تو ذہن سے نکال دینی چاہئے کہ اس ملک میں اسلام کے علاوہ کوئی قانون ہونا چاہئے' یہی وجہ ہے کہ ملک کی کوئی سیاسی یا مذہبی جماعت اعلانیہ طور پر ملک کو سیکولر نظام بنانے کی بات نہیں کرتی یہاں تک کہ پی

پی پی جیسی جماعت کو اپنا نعرہ بنانا پڑا کہ اسلام ہمارا مذہب ہے۔ اسی طرح عمران خان نے اسلام کے حوالے سے اپنی پارٹی کو منظم کیا اور مسلم لیگ تو شروع ہی سے اسلام کے نام پر ووٹ حاصل کر کے حکومت کرتی رہی۔ اس تناظر میں ہم ان پارٹیوں کو جو شریعت بل کی مخالفت میں اسلام کی مخالفت کر رہی ہیں متنبہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے طرز عمل کو بدل لیں اور اسلام کی مخالفت کرنے کا وطیرہ ترک کر دیں۔ پاکستانی مسلمان ایک دفعہ نہیں دسیوں مرتبہ اسلام اور اسلامی نظام کے حق میں ووٹ دے چکے ہیں۔ اسلام کے علاوہ کوئی اور نظام قبول کرنے کے لئے پاکستانی تیار ہیں تو پھر کس منہ سے وہ اس ملک میں رہتے ہیں اور عوامی خواہشات کو پامال کرتے ہوئے اسلام کی مخالفت کرتے ہیں۔ بد قسمتی یہ ہے کہ ایک طرف یہ لوگ اسلام کی مخالفت کرتے ہیں اور دوسری طرف اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ ہمیں عاصمہ جہانگیر یا بیگم نسیم ولی خان کے رویہ پر کوئی افسوس نہیں کیونکہ انہوں نے اپنا نصب العین ہی اسلام کی مخالفت کو بنایا ہوا ہے ان کو ہندوستان میں مسلمانوں پر مظالم نظر نہیں آتے ان کو بوسنیا' چیچنیا' فلسطین میں مسلمانوں پر یہودیوں' عیسائیوں کی جانب سے زیادتیاں دکھائی نہیں دیتیں لیکن اگر کسی ملک میں اسلامی نظام کی بات ہو تو ان کو پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ ہمیں افسوس ان پارٹیوں پر ہے جنہوں نے عوام کو خوش کرنے کے لئے اسلام کو اپنے منشور اور پروگرام میں داخل کئے رکھا لیکن شریعت بل کی مخالفت میں انہوں نے اسلام اور اس کے حتمی قوانین پر تبصرہ کرنا شروع کر دیا اور اسلام کے قوانین کی مخالفت شروع کر دی۔ ہم ان کو باور کرانا چاہتے ہیں کہ شریعت یا اسلامی قوانین سے کسی پر زد نہیں پڑے گی اگر اس کو نافذ کرنے والے مخلص ہیں اور اسلامی قوانین سے کوئی آمر مطلق نہیں بن سکے گا بلکہ اسلامی نظام نافذ کرنے والا حکمران ہر وقت آزمائش میں رہے گا شریعت بل کی آڑ میں اسلام کی مخالفت کسی صورت میں زیب نہیں دیتی جناب الطاف حسین صاحب نے شریعت بل کی آڑ میں حجاب کے سلسلے میں جو اشکال اور اعتراض کیا ہے وہ کسی طور پر درست نہیں اسی طرح امیر المومنین کے اختیارات کے ضمن میں بینظیر صاحبہ کا اشکال بالکل غلط ہے شریعت بل پر تنقید کریں لیکن اسلام پر تنقید کرنا کسی طور پر درست نہیں اس سے قبل بینظیر صاحبہ شرعی حدود پر تبصرہ کرنے کی پاداش میں خدا کی پکڑ اور گرفت میں آچکی ہیں اور اقتدار سے محروم ہو چکی ہیں اس لئے ہم ان تمام جماعتوں کو جو شریعت بل کی آڑ میں اسلام کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں یہی کہیں گے کہ وہ غلطی پر ہیں اور اپنی اس روش کو تبدیل کریں اسی طرح ہم ان مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کی خدمت میں گزارش کریں گے کہ جو حکومت کی مخالف ہیں کہ وہ شریعت بل کے سلسلے میں سیاسی طرز عمل اور مخالفت برائے مخالفت کے طریقے کو چھوڑ کر تمام علماء کرام اور مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کا اہم اجلاس بلائیں۔ اس میں شریعت بل کے تمام مضمرات اور خدشات کا جائزہ لیا جائے اور اگر اس میں کوئی خیر کا پہلو ہو تو اس کی حمایت کی جائے اور اگر اس میں کوئی سقم ہو تو اس کو دور کیا جائے اور اپنی تجاویز پیش کی جائیں اگر حکومت تسلیم کر لے تو ٹھیک ورنہ اس کی مخالفت کی جائے۔ صرف اس لئے مخالفت کرنا کہ اس کو پیش کرنے والے موجودہ حکومت کے حکمران ہیں' درست نہیں۔ ہمارے اسلاف کا یہ طرز عمل نہیں تھا۔ ۲۲ نکات تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے مخالف حکومت کو پیش کئے۔ مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ نے جنرل ضیاء الحق مرحوم کے اسلامی نظام کے سلسلے میں قومی اتحاد کے پلیٹ فارم سے حمایت کی۔ اس لئے ہماری رائے میں تمام مذہبی جماعتوں کو شریعت بل کے سلسلے میں متفقہ موقف اختیار کرنا چاہئے۔ جہاں تک اقلیتوں کا تعلق ہے ان کا احتجاج ہی بے جا ہے۔ ملک میں اس وقت ان کے لئے الگ قوانین ہیں' پرسنل لا ہیں ان کے مذہب کے مطابق فیصلے کئے جاتے ہیں اگر شرعی قوانین نافذ ہو جائیں تب بھی ان کے لئے الگ پرسنل لا ہو گا ان کے حقوق پر نہ پہلے زد پڑی ہے اور نہ پڑے گی بلکہ اسلامی نظام کے نفاذ کے بعد ان کے حقوق کی ادائیگی زیادہ بہتر ہو جائے گی۔ مساوات کا مطلب یہ ہے کہ بشری حقوق کے حوالے سے اقلیتوں کے ساتھ ناانصافی نہ ہو' اگر اقلیتوں نے مسلمانوں کے ساتھ لڑائی کا یہ سلسلہ رکھا اور پھر اسلامی قانون کے نفاذ کے سلسلے میں احتجاج کا وطیرہ اپنائے رکھا تو ان کے اور مسلمانوں کے درمیان منافرت کی فضا جنم لے گی جو کسی طور پر مناسب نہیں' اس لئے ہم اقلیتوں کی خدمت میں بھی گزارش کریں گے کہ وہ شریعت بل کے سلسلے میں خاموشی اختیار کریں اگر اس کے نفاذ کے بعد ان کے حقوق پر کوئی زد پڑے تو پھر ان کو احتجاج کا حق ہے۔ جہاں تک حکومت کا معاملہ ہے اس وقت سب سے بڑی ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے۔ آج پاکستان کو بنے ہوئے پچاس سال ہو چکے کوئی حاکم شریعت اور اسلامی قوانین کے سلسلے میں مخلص نظر نہیں آیا۔ جب بھی کسی حاکم پر کوئی مصیبت آئی تو اس نے شریعت کا سہارا لیا اور جب سکون ہوا تو شریعت سے بے وفائی کی۔ ذوالفقار علی بھٹو نے اقتدار کے تحفظ کے لئے اسلامی قوانین نافذ کئے ضیاء الحق مرحوم نے آخری وقت تک اسلامی نظام کے نفاذ کی کوشش کی' اسلامی نظام کے نام پر گیارہ سال گزار دیئے۔ اب اگر نواز شریف حکومت کا بھی یہی رویہ رہا تو یہ ایک نہایت افسوسناک بات ہو گی اقتدار بچانے کا ایک ہی راستہ ہے کہ نہایت اخلاص کے ساتھ صحیح معنوں میں شریعت نافذ کریں عوام کو خوش کرنا مقصود نہ ہو اسلام سے بے وفائی کر کے کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ طالبان کو دیکھیں کہ پوری دنیا نے مخالفت کی ملک کی بڑی قوت ان کے خلاف برسرپیکار رہی لیکن نفاذ شریعت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو ہر جگہ کامیابی سے نوازا آج تمام دنیا کی مخالفت کے باوجود افغانستان میں ان کی حکومت ہے لہذا حکومت سے ہماری گزارش ہے کہ شریعت نافذ کروا کر انشاء اللہ تمام مخالفین ناکام ہو جائیں گے لیکن اگر لوگوں کو خوش کرنے کے لئے شریعت بل کا سوانگ رچایا تو ذلت ان کا مقدر ہو گی' اس وقت تدبر کی ضرورت ہے ملک کی بقا صرف اسلام کے نفاذ میں ہے امید ہے کہ نواز شریف اپنے اقتدار کو بچانے کے بجائے ملک کو بچانے کی کوشش کریں گے اس صورت میں تمام مذہبی جماعتوں کا تعاون ان کو حاصل ہو گا۔

دشمن کے مقابلے کے لئے ممکن حد تک دفاعی قوت مہیا رکھو آگاہ رہو کہ قوت دور مار ہتھیاروں میں ہے

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

ہر ممکن دفاعی تیاری اور جدید ترین اسلحہ سازی

محبوب ترین سُنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قلم اٹھانا آسان ترین کام اور مشکل ترین مرحلہ ہے۔

آسان ترین کام یوں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات شریف کا ہر گوشہ روشن روشن اجلا اجلا اور ہر اک پہلو کھلی کتاب ہے۔

اور مشکل ترین مرحلہ یہ کہ کہاں میں اور کہاں توصیف سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم!

بس حوصلہ ملتا ہے اور خوب ملتا ہے تو اس حقیقت سے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بے شمار احکامات صادر فرمائے' بے حساب ہدایات دیں 'مگر صرف ایک مقام پر انداز یہ تھا کہ میں یہ کرتا ہوں' تم بھی ایسا کرو۔ یہ حکم اور مقام ہے محبوب رب العالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا۔ (سورۃ الاحزاب: ۵۶)

ترجمہ: "بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں' اے ایمان والو! تم بھی ان (صلی اللہ علیہ وسلم) پر خوب خوب درود و سلام بھیجو۔"

اسی حوصلے سے قلم کو بھی حوصلہ نصیب ہوا ہے کہ توصیف اور ذکر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی درود شریف ہی تو ہے!

اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل و اصحاب سیدنا محمد وبارک وسلم وصل علیہ

آیئے! ایک نظر انسانیت کے لئے انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے ضابطہ حیات کی فیض رسائی اور اس فیض رسائی کے کمال پر ڈالتے ہیں:

یہ جو دور حاضر ہے جسے علم و عقل اور سائنس و حکمت کا دور کہتے ہیں' یہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دانش و حکمت ہی کا مرہون منت تو ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات ہی سے ظن و قیاس کے اندھیرے غاروں کے منہ بند ہو کر مشاہدہ و عرفان کے دوریئے اور روشن روشن باب کھلے ہیں اس حقیقت کو کوئی بھی نہیں جھٹلا سکتا کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانش و حکمت کو اوج کمال تک پہنچا کر دور جدید کے بانی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کا رخ وہمیت و عجائب پرستی اور رہبانیت سے ہٹا کر عقلیت و منطقیت اور حقیقت پسندی کی جانب پھیر دیا۔ حضرت علی المرتضیٰؓ کو اپنی سنت یا طریقہ زندگی (یا اسوہ حسنہ) کے جو سترہ نکات بتائے' ان میں سے ایک یہ تھا کہ عقل میرے دین کی اصل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقل اور دین کو لازم و ملزوم اس لئے قرار دیا کہ عقل ہی سے اسرار و رموز اور علوم دینی و دنیاوی سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ رب کریم کے بندوں کی ایک پہچان یہ بتائی گئی کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی باتیں سمجھائی جاتی ہیں تو وہ اندھے اور بہرے ہو کر نہیں بلکہ عقل و ہوش سے ان پر غور کرتے ہیں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عقل ہی وہ غوطہ خور ہے جو سوچ' علم اور نامعلوم کے گہرے سمندروں سے معانی کے خزانے نکال لاتا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی تعلیم اور اسی سنت نے مخصوص معجزے مانگنے والی دنیا میں عقلی معجزے سمجھنے اور ان میں معیار صداقت ماننے کا ذوق پیدا کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دانش و فراست نے خدا کی خدائی کے آثار ڈھونڈنے والوں کی آنکھیں کھول دیں اور انہیں آثار فطرت میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں دیکھنے کی راہ دکھائی۔

اسلام کی اشاعت و ترویج اور فروغ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ کی اجتماعی قوتوں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ ظاہر ہے اس کے لئے تلوار بھی اٹھانا پڑی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک اور ہتھیار بھی استعمال کیا خود فرمایا العلم سلاحی (علم میرا ہتھیار ہے) اس ہتھیار نے نہ صرف یہ کہ تلوار جیسی کاٹ کا کام دے کر دشمن قوتوں کے دلوں اور سوچوں کو مسخر کیا' بلکہ اپنوں کو بھی قیاس و واہمے کے دور سے نکالا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مادیت اور روحانیت میں مناسبت پیدا کی دین سے علم و عمل اور علم و عمل سے دین کا ربط پیدا کیا۔ مذہب کی طاقت سے سائنٹیفک اسپرٹ اور سائنٹیفک اسپرٹ سے صحیح مذہبیت پیدا کر کے سائنسی

ایجادات کا دروازہ کھول دیا۔ یوں میرے نزدیک سرور انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سائنس دانوں کے بھی سرور اور سردار ہیں۔

میرے نزدیک انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کے ضابطہ حیات کا سب سے ہمت افزا اور حیات بخش پہلو اعتماد علی النفس ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسان کامل ہونے کے ناطے سے جلالی نور سے بھی لبالب تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم و تربیت اور سنت مبارک کا ایک نکتہ یہ تھا کہ مسلمان اعتماد علی النفس سے مالا مال ہوں اور ان میں باطل سے ٹکرانے کی قوت' جارحیت کے مقابلے کا عزم اور دشمنوں کو مرعوب کرنے کے لئے مضبوطی' غیرت مندی' خودداری اور حمیت و شجاعت کوٹ کوٹ کر بھری ہو تاکہ ایک طرف ہر مسلمان بذات خود قوت کی چٹان بن جائے اور دوسری طرف پوری امت حوادث کے ہجوم' اسلحے کے انباروں اور جارحیت پسندوں کی عددی قوت کے مقابلے میں ایسا ناقابل تسخیر قلعہ بن جائے کہ جس سے ٹکرا کر باطل پاش پاش اور حق سربلند ہو جائے اور یہ بھی کہ امت مشکل وقت یا حالت جنگ میں اوروں کے سامنے جھولی پھیلانے کے بجائے اپنی ذات پر اعتماد کرنے والی اور اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر اپنے وسائل کو بہترین طریقے سے استعمال میں لانے والی بن جائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتماد علی النفس اور خودداری و غیرت کے حصول کا طریقہ بھی بتادیا اور اس پر عمل بھی کرکے دکھایا۔ اس سلسلے میں صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو قرآن مجید کا حکم سنایا:

"اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے دشمن کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ قوت اور پلے ہوئے گھوڑے (بہترین مروجہ اسلحہ) رکھو تاکہ اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے دشمنوں کو خوفزدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔" (الانفال:٦٠)

"جو مومن ہیں وہ تو اللہ کے لئے لڑتے ہیں جو کافر ہیں وہ بتوں کے لئے لڑتے ہیں۔ سو تم شیطانوں کے مددگاروں کے خلاف جنگ کرو (اور ڈرو مت) کیوں کہ شیطان کی چالیں کمزور ہوتی ہیں۔" (سورۃ النساء آیت:٧٦)

"اور تم اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے (تم میں سے) کون ہے جو اللہ کو اچھا قرضہ دے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کئی گنا بڑھا کر بے حد ثواب دے گا۔" (سورۃ البقرہ آیت:٢٤٤)

"اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال خرید لئے ہیں اور اس کے عوض ان کے لئے جنت تیار کی ہے۔ مومن اللہ کی راہ میں لڑتے بھی ہیں تو مارتے بھی ہیں اور مر بھی جاتے ہیں۔" (سورۃ توبہ آیت:١١١)

"(اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں سے) کہہ دیجئے کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے' بھائی اور بیویاں اور خاندان کے افراد اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جن کو تم پسند کرتے ہو تمہیں اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور راہ خدا میں جہاد سے زیادہ عزیز ہوں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب بھیجے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔" (سورۃ توبہ آیت:٢٤)

"اے ایمان والو! اگر تم کو کوئی زخم پہنچ جائے تو (دشمن) قوم کو بھی ایسا ہی زخم لگ چکا ہے (شکست کھا چکے ہیں' اور ہم دنوں کو اسی طرح لوگوں کے درمیان بدلتے رہتے ہیں (حالات ایک جیسے نہیں رہتے) یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ معلوم کریں کہ کون لوگ پختہ ایمان کے مالک ہیں اور تم میں سے کچھ لوگوں کو گواہ بنادیں۔ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں سے محبت نہیں رکھتے۔" (سورۃ آل عمران آیت:١٤٠)

"یہ وہ (مجاہد) لوگ ہیں جن پر مخالفوں کا رعب بٹھانے والوں نے کہا تھا کہ دشمن بھاری تعداد میں جمع ہوگیا ہے۔ اس لئے دشمن سے بچ کر بھاگ جاؤ۔ لیکن اس پروپیگنڈہ کی وجہ سے (ان کو خوف لاحق نہیں ہوا) بلکہ ان کا ایمان اور بڑھا اور انہوں نے جواب دیا ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہی اچھا کارساز ہے۔" (سورۃ آل عمران آیت:١٧٣)

"اے ایمان والو (دشمنوں کے مقابلہ میں یا تکلیفوں اور مشقتوں میں) صبر کرو (ثابت قدم رہو) اور دوسروں کو ثابت قدم رکھنے کی کوشش کرو۔ اور (دشمنوں سے) مقابلہ کے لئے ہر وقت تیار رہو۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پوری طرح کامیاب رہو۔" (سورۃ عمران آیت:٢٠٠)

"جو لوگ راہ خدا میں (اس طریقے سے) متحد ہو کر لڑتے ہیں کہ گویا سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں' وہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور پیارے بندے ہیں۔" (سورۃ الصف آیت:٤)

"اور دشمن' قوم کا تعاقب کرنے میں سستی سے کام نہ لینا۔ اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں۔ اور تم اللہ سے (دنیا میں سرخروئی اور آخرت میں نجات کی) امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے اور اللہ سب کچھ جاننے والا' حکمت والا ہے۔" (سورۃ النساء آیت:١٠٤)

"اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان لوگوں سے جنگ کرو جو تم سے جنگ کرنے لگیں۔" (سورۃ البقرہ آیت:١٩٠)

"اے (پیارے) نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کافروں اور منافقوں (اپنے اردگرد موجود دشمن

کے ایجنٹوں) کے خلاف جنگ کرو اور ان پر سختی کرو (شدید جنگ کرو) اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جہنم بری جگہ ہے۔" (سورۃ توبہ آیت ۷۳)

"اے ایمان والو! اپنے پڑوسی کافروں کے خلاف جنگ کرو اور چاہئے کہ وہ تم میں (پیشہ ورانہ مہارت، اسلحہ کی اعلیٰ تربیت کی وجہ سے) سختی محسوس کریں اور یقین کرو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔" (سورۃ توبہ آیت ۱۲۳)

اور اس کے بعد دشمن کے مظالم کا بدلہ لینے یا شکست کا داغ دھونے کا عزم اور خواہش رکھنے والے اہل ایمان کے دل کی بے چینی کے خاتمے اور دل کی ٹھنڈک کی خوشخبری سورۃ توبہ کی آیت چودہ میں یوں سنائی:

"کفار و مشرکین سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں ان کو سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل و خوار کرے گا اور ان کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا اور بہت سے مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا اور مومنوں کے دلوں کی جلن کو مٹادے گا۔"

ملاحظہ کیجئے کہ سورۃ الانفال میں مروجہ سامان جنگ اور ایک مستقل فوج (Army Standing) مہیا رکھنے کا حکم دیا گیا تاکہ بوقت ضرورت فوراً جنگی کارروائی ہوسکے۔ یہ نہ ہو کہ خطرہ سر پر آنے کے بعد گھبراہٹ میں رضاکار اور سامان رسد جمع کرنے کی کوشش کی جائے اور دشمن اتنے میں اپنا کام کرجائے۔ اس آیت میں جنگی تیاریوں کی دو صورتوں کا ذکر ہے۔ ایک عمومی فوج اور دوسرے بہترین جنگی سواریاں، اس آیت میں جنگی استعداد اور جدید ترین وسائل جنگ کی فراہمی کا ایک مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ اس سے تم دشمن کو خوفزدہ اور مرعوب رکھ سکو گے اور اسے مسلمانوں کی سرحدوں پر حملہ کرنے یا بری نگاہ و ارادے سے دیکھنے کی ہمت نہیں ہوگی۔

دشمن کو مرعوب کرنے کے لئے فوجی چھاؤنیاں، جنگی اڈے، اسلحہ و بارود کی فیکٹریاں، جدید ترین اسلحہ تحقیق کی لیبارٹریاں ہوں عسکری تربیت اور جنگی مشقوں کا سلسلہ جاری رہے۔ شہریوں کو اسلحہ اور شہری دفاع کی برابر تربیت دی جاتی رہے۔ اندرونی محاذ کے ساتھ ساتھ بیرونی محاذ کو مضبوط تر بنایا جائے۔ دوستوں اور حلیفوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے، دشمن کے کیمپ میں پھوٹ ڈالی جائے۔ اس آیت مبارکہ میں بیان فرمائے گئے یہ تمام اقدامات دشمن کے دل میں دھاک بٹھاتے ہیں اور اسے جارحانہ کارروائیوں سے باز رکھتے ہیں۔ عصر حاضر کی اصطلاح میں اس کو "اسلحہ برائے امن" کہتے ہیں۔

اب ذرا دوبارہ انہی آیات پر غور فرمائیں، اللہ تعالیٰ نے پہلے حربی قوت فراہم کرنے کا حکم دیا، پھر یہ قوت فراہم کرنے کے لئے مالی قربانی کا حکم دیا گیا۔ ان تیاریوں کی تکمیل کے لئے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ اہل ایمان کے اندر جہاد کی روح پھونک دیں۔

گویا پہلے ٹیکنیکل پوزیشن مضبوط کرنے اور اسٹینڈنگ آرمی مہیا کرنے کا حکم ہوا، پھر فنانشل سائیڈ مضبوط کرنے پر زور دیا گیا، اور یہ تیاری ہوجانے کے بعد ملت کے اندر جہاد کی روح پھونکنے کا حکم دیا گیا۔ وہ اس طرح کہ اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کی تائید کی بشارت دی جائے، بتایا جائے کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے کم تعداد کے باوجود بڑے بڑے متکبروں کا سر جھکادیتے ہیں۔ اسلحہ کی تیاری میں سستی نہ کی جائے اور اسلحہ کی تیاری و استعمال میں مصروف لوگوں کو ان کے فضائل سے آگاہ کیا جائے، جہاد اور اسلحہ سے دلچسپی ختم کرنے کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے۔

اعتماد علی النفس و خودداری کی بقا، دین و ایمان کی سلامتی اور سرحدوں کی حفاظت کا شجاعانہ اور بہادرانہ اور دلیرانہ اعزاز برقرار و بحال رکھنے کے لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی دور رس باتوں کی تعلیم دی۔ مثلاً:

حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر شریف پر کھڑے ہوکر فرمایا:

"اللہ کا حکم ہے کہ دشمنوں کے مقابلے کے لئے جہاں تک ممکن ہو قوت مہیا رکھو (تو)"

آگاہ رہو! قوت رمی (دور سے دشمن پر پھینکا جانے والا اسلحہ جو دشمن کو نقصان پہنچائے) میں ہے

آگاہ رہو! قوت رمی میں ہے

آگاہ رہو! قوت رمی میں ہے

(مسلم شریف)

امام بیضاویؒ کہتے ہیں کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قوت مہیا رکھنے کے لئے نشانہ بازی کو اس لئے خاص فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قوی اور موثر ترین ذریعہ تیراندازی ہی تھا۔

شیخ عبدالرحمٰن البنا نے اس حدیث شریف کی تشریح یوں کی ہے:

"حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نشانہ بازی سے مراد تیراندازی تھی، لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام آپ اور رہتی دنیا تک کے لئے ہے، اس لئے آج اس میں نشانہ بازی کی وہ تمام قسمیں شامل ہیں جو موجودہ دور میں پائی جاتی ہیں، یا آئندہ پائی جائیں گی۔ مثلاً" بندوق، توپ وغیرہ۔"

میں شیخ موصوف کی بات میں اتنا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام کے دفاع و مضبوطی مسلمانوں کی سلامتی اور جارحیت کے خاتمے کے

لئے قوت مہیا رکھنے کے لئے قرآنی حکم (الانفال: ۶۰) اور اس کے لئے نشانہ بازی کے اہتمام کے حوالے سے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (روایت عقبہ بن عامرؓ مسلم میں) کی ذیل 'مد اور زد میں نہ صرف آج کے ہر قسم کے اسلحہ مثلاً" پستول' سب مشین گن' رائفل' لائٹ مشین گن' ہیوی مشین گن' ہر قسم کی توپیں' ٹینک' بمبار جہاز' تباہ کن بحری جہاز' آبدوزیں' بلکہ ہر نوعیت اور ہر طاقت کے زمین سے زمین' زمین سے فضا' فضا سے زمین فضا سے فضا' پانی سے فضا' فضا سے پانی' پانی سے زمین' زمین سے پانی پر ضرب لگانے والے میزائل' گرنیڈ' گرنیڈ لانچر' راکٹ' راکٹ لانچر' رکوائیلس رائفلز' ٹینکوں' طیاروں' بحری جہازوں اور آبدوزوں کو تباہ کرنے والے گولے راکٹ بم و میزائل بھی شامل ہیں۔

جیسا کہ عرض کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دور میں دور جدید کے بانی رہے ہیں اور رہیں گے' اب ذرا اس حوالے سے ایک حدیث پاک سے قلب و نگاہ کو معطر و منور کیجئے:

"حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روم تمہارے زیر نگیں ہوگا اور اللہ تعالی تمہیں فتح و نصرت سے نوازے گا' لہذا تم میں سے کوئی بھی تیر اندازی کے فن اور مشق کو جاری رکھنے میں سستی نہ کرے۔" (مسلم)

اس حدیث میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے مفتوح ہونے کی بشارت دی ہے۔ رومی قوم نشانہ بازی میں بڑی ماہر سمجھی جاتی تھی اور اپنی اکثر جنگوں میں اس نے نشانہ بازی کا طریقہ اختیار کیا ہے اس لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو رومیوں پر غالب آجانے کی خوشخبری تو سنادی لیکن ساتھ ہی یہ تاکید بھی فرمادی کہ اس قوم کا مقابلہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ جن جنگی طریقوں کو اس نے اختیار کر رکھا ہے تم بھی اسے اختیار کئے رکھو۔ دشمن جس نوعیت کی قوت فراہم کر رہا ہو اسی نوعیت کی بلکہ اس سے بالاتر نوعیت کی قوت فراہم کرنا ضروری ہے۔ آج کے دور میں یہ امر اور بھی اہم اور ضروری ہے کہ دشمن جس قسم کے اسلحہ کی تربیت حاصل کر رہا ہے' اسی قسم کا اسلحہ مہیا کیا جائے اور کم از کم دشمن کے اسلحہ کا توڑ کرنا سیکھا جائے۔ چنانچہ راکٹوں' میزائلوں' توپوں' ٹینکوں سے آگے اب اینٹی سیٹلائٹ و الیکٹرانک وارفیئر کی ضروریات اور تقاضوں کے حوالے سے الفا پارٹیکل گاماریز اور لیزر شعاعوں کی مدد سے بننے والے ہتھیار بھی دشمن پر دور سے پھینکے جانے والے اسلحہ بھی جو دشمن کو نقصان پہنچاتے ہیں (حدیث کی زبان میں رمی) یہ سب بہترین مروجہ عسکری قوت مہیا رکھنے کے ربانی ارشاد اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید کی تعمیل کے شمار میں آتے ہیں۔

اس حدیث شریف کا دوسرا مطلب یہ ہے کہ تمہیں یہ تائید ایزدی رومی سلطنت پر فتح حاصل ہوگی' مگر اس فتح کے بعد تم یہ خیال کرکے کہ دنیا کی عظیم ترین مملکت' اسلام کے زیر نگیں ہوچکی ہے' جنگی تیاری اور عسکری تربیت سے غافل نہ ہوجانا مسلمان دنیا میں اس وقت تک تلوار کو نیام میں داخل نہیں کرسکتا جب تک دنیا کے اندر ظلم و ستم کی فرمانروائی اور جارحیت و استعمار کا چلن ہے۔ جس "قوت" نے روم جیسی پر شکوہ سلطنت کو پامال کردیا اس "قوت" کو نظر انداز کردینا کامیابی حاصل کرنے کے بعد خود کو دشمن کے رحم و کرم پر چھوڑ دینے والی بات ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ باطل نے سادہ لوح مسلمانوں کو طعنہ دیا کہ اسلام تو تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ افسوس اس پر فخر کرنے کے بجائے مسلمان' دلیلوں' معذرتوں اور وضاحتوں کی دلدل میں پھنس کر تلوار سے بیگانہ ہوگیا اس کے ذہن میں یہ بات آئی کہ غزوات مبارک اور بعد میں مسلمان لشکروں کے آگے آگے طبلہ پارٹیاں' ڈسکو گروپ اور غیرت شکن ڈائیلاگ بولنے والے ڈرامہ ٹروپ نہیں' کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ورد کرتے چمکیلی تیز دھار تلواریں لہراتے مردان دلیر ہوتے تھے دشمن نے وہی تلوار اٹھاکر نہ صرف مسلمانوں کو مفتوحہ علاقوں سے بے دخل کیا بلکہ ان کے اپنے ممالک پر قبضہ کرکے انہیں غلام بنادیا۔

محاذوں پر باطل کے خلاف لڑنے والوں اور اسلحہ استعمال کرنے والوں کی طرح اسلحہ بنانے والے اور اس کے لئے وسائل فراہم کرنے والے بھی رب جلیل کے انعامات لازوال میں حصہ دار بنتے ہیں۔ اب اس سلسلے کے ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے روح و ایمان کو تازہ کیجئے:

عقبہ بن عامرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدائے بزرگ و برتر ایک تیر کی بدولت تین افراد کو جنت میں داخل کرتا ہے ایک تیر کا بنانے والا' جو نیکی کے ارادے سے تیر بنائے' دوسرا مجاہد کو تیر کی مدد فراہم کرنے والا اور تیسرا تیر کو چلانے والا۔

راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی۔ "تم لوگ نشانہ بازی اور شہسواری سیکھو' مجھے نشانہ بازی شہسواری سے زیادہ پسند ہے اور جو شخص نشانہ بازی سیکھ کر اسے بھلادیتا ہے وہ اپنے اس فن کے کفران نعمت کا ارتکاب کرتا ہے۔"

دوسری روایت میں یہ بھی مذکور ہے کہ اس حدیث کے راوی حضرت عقبہ بن عامرؓ کی جب وفات ہوئی تو ان کے پاس ساٹھ یا ستر سے

زیادہ کمانیں تھیں' ہر کمان کا الگ ترکش اور الگ تیر تھے۔ حضرت عقبہ بن عامرؓ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت وصیت کے ذریعے یہ تمام سامان اللہ کی راہ میں دے دیا۔

اللہ کی راہ میں اسلحہ کی تیاری کرنے والا بھی جنت میں جائے گا اور جو مجاہدین کے لئے اسلحہ فراہم کرتا ہے اور خرید کر انہیں سپلائی کرتا ہے وہ بھی جنت میں جائے گا اور تیسرا جو اس اسلحہ کو استعمال کرتا ہے اور کفر و طاغوت کی طاقتوں کے پرخچے اڑاتا ہے' وہ بھی جنت میں جائے گا۔ اسلامی حکومت کی اسلحہ ساز فیکٹریوں اور لیبارٹریوں میں کام کرنے والے کاریگر' ہنرمند' سائنس دان' اسلحہ سازی کا مواد فراہم کرنے کیلئے مالی تعاون پیش کرنے والے اور اسلامی حکومت کی فوجیں سب کو اس حدیث سے فائدہ ملتا ہے۔

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں جنگی تربیت کی جو اہمیت ہے وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے واضح ہے "جس شخص نے نشانہ بازی (لڑنے' مارنے' مرنے) کا فن سیکھ کر اسے بھلا دیا اس نے اپنے فن کی ناشکری کی۔" ہر مسلمان پر فرداً" فرداً" عسکری تربیت حاصل کرنا فرض ہے اس میں کوتاہی نہ صرف دنیاوی خسارے کا موجب ہو سکتی ہے بلکہ آخرت میں اس کی بازپرس بھی ہوگی۔

مسلمانوں میں جذبہ عسکریت اور اعتماد کی بحالی و برقراری کے لئے اسلحہ کے استعمال و ساخت کے ساتھ اس کی نمائش کے ذریعے دفاع میں حصہ داری کی ترغیب اور حوصلہ مندی کا اہتمام کرنا بھی ثواب قرار پایا۔ چنانچہ عمرو بن مروان شام گئے تو دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے اردگرد اسلحہ (تیر' کمانیں' بھالے' ڈھالیں وغیرہ) کا ڈھیر لگائے بیٹھے ہیں۔ لوگوں نے وجہ پوچھی تو وہ کہنے لگے' اے لوگو! اس طرح کا اسلحہ لو' اسے کار آمد بناؤ اور پھر اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلو۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کی تاکید فرمائی ہے۔

(بخاری و مسند احمد)

اس سے ظاہر ہوا کہ اسلحہ کی نمائش جہاں دشمن پر دھاک بٹھانے کے حکم کی تعمیل اور (کار ثواب) ہے وہاں اپنے شہریوں کے ذوق عسکریت کو جلا بخشنے کا سامان اور دفاعی تیاری بھی ہے۔

باطل کا مقابلہ کرنے کے احکام ربانی بتائے اور ان کے عملی نمونے دکھانے کے ساتھ ساتھ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو عسکریت و دفاع سے عدم دلچسپی اور فوجی خدمت سے پہلوتہی کے نقصانات سے بھی آگاہ کیا۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثوبانؓ سے فرمایا "اے ثوبانؓ تمہاری کہاں ہمت ہوگی اگر تم پر دوسری قومیں اس طرح ٹوٹ پڑیں جس طرح تم کھانے کے برتن پر لقمہ لینے کے لئے ٹوٹ پڑتے ہو۔ حضرت ثوبانؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کیا ہماری یہ حالت قلت تعداد کی وجہ سے ہوگی؟ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بات نہیں بلکہ تعداد میں تو تم زیادہ ہو گے لیکن تمہارے دلوں کے اندر کمزوری اور بزدلی پڑ جائے گی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کمزوری سے کیا مراد ہے؟ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا دنیا کی محبت میں گرفتار ہو جانا اور (باطل سے) لڑائی سے جی چرانا کمزوری ہے۔" (ابوداؤد)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلحہ کی فراہمی اور جنگی تیاریوں کے ساتھ ساتھ اور مال و اسباب کی حفاظت کے لئے امت کو ہوشیار اور خبردار رہنے کی ربانی ہدایت یوں سنائی:

"کافروں کی خواہش ہے کہ تم اپنے اسلحہ اور مال و اسباب سے غافل ہو جاؤ تو ایک دفعہ تم پر جھپٹ پڑیں۔" (النساء آیت:۱۰۲)

اس کی وضاحت یوں ہوئی کہ سرحدوں کی حفاظت کے ساتھ ساتھ اسلحہ گوداموں' حساس اداروں و تنصیبات کی حفاظت سے بھی غافل نہ ہوا جائے دشمن کے ممکنہ تخریب کاروں' جاسوسوں اور ملک میں موجود دشمن کے ایجنٹوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ پاکستان کے حوالے سے دیکھیں تو پاکستان کی دفاعی قوت میں کمی کی مہم چلانے فورم بنانے' سیمینار سجانے اور نعرے لگانے والے' دفاع پاکستان کو قابل تسخیر بنانے کی مخالفت کرنے اور پاکستان کا دفاع کرنے والوں کے خلاف بدزبانی کرنے والے بھی اسی ذیل میں آتے ہیں اور اس قرآنی حکم کی رو سے ان پر کڑی نگاہ رکھنی چاہئے۔

ہم دیکھ آئے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خزانوں میں مسلمانوں کے نجی معاملات اور امہ کے اجتماعی مسائل کے حل و علاج کی کمی نہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں انشاء اللہ تعالی کسی نجی یا ملی مسئلے یا رکاوٹ کا اندھیرا راہ نہ روکے گا۔ تو آیئے آج ہی سے بلکہ ابھی سے اس راہ پر چل نکلیں۔

دوسری گزارش یہ کہ جب اللہ تعالی نے وسائل دیئے ہیں' دماغ دیئے ہیں اور سب سے بڑھ کر اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی کا نور دیا ہے یعنی وقار اور سربلندی کے ساتھ رہنے کا پورا پورا سامان موجود ہے تو دوسروں کی محتاجی کا کیا مطلب؟ ذرا محدود وسائل اور لامحدود مسائل کے شکار پاکستان کی مثال دیکھئے یہاں توانائی کی ضروریات میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ ہم نے اپنے پن بجلی کے تقریباً" تمام

وسائل استعمال کرلئے' مگر ضروریات پوری نہ ہو سکیں مسئلے کا واحد حل ایٹمی ٹیکنالوجی تھا۔ اس مسئلے میں پیش رفت ہوئی اور کینیڈا سے معاہدہ ہوا۔

۱۹۷۰ء میں ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی روک تھام (این پی ٹی) کا سمجھوتہ ہوا جس پر ایک سو تیس ممالک نے دستخط کئے۔ اس معاہدے کے تحت ایٹمی طاقتوں کو تو ایٹمی ہتھیار جمع کرنے کی اجازت ہے لیکن غیر ایٹمی ممالک پر ایٹمی توانائی کے پرامن استعمال پر بھی زبردست پابندی ہے۔ ۱۸ مئی ۷۴ء کو بھارت نے راجستھان میں ایٹمی دھماکہ کرکے خطے کی پرسکون فضا خراب کردی حالانکہ بھارت کو ایسے کسی خطرے کا سامنا نہ تھا جس کے مقابلے کیلئے ایٹمی قوت ناگزیر ہو۔ بھارت کا یہ اقدام اس خطے میں امن کو خطرے کے ساتھ ساتھ کینیڈا کے ساتھ بدعہدی کی تصویر تھا جس سے اس نے ایٹمی ری ایکٹر حاصل کیا تھا مگر اس کی سزا پاکستان کو ملی' عالمی سطح پر کئے گئے معاہدے بالائے طاق رکھ کر کراچی میں کینیڈا کے تعاون سے بنائے گئے بجلی پیدا کرنے کے ایٹمی پلانٹ KANUP کیلئے ایندھن اور بھاری پانی فراہم کرنے سے انکار کردیا اور ہر قسم کا ایٹمی تعاون ختم کردیا۔ کینیڈین حکومت نے ہماری ایک نہ سنی' فرانس بھی پیچھے نہ رہا اور عالمی تحفظات کے تحت ہونے والے معاہدے کو پس پشت ڈالتے ہوئے ری پراسیسنگ پلانٹ دینے سے انکار کردیا معاہدے کے تحت ایک عالمی ادارے نے اس پلانٹ کی نگرانی کرنا تھی یوں اس کے غلط استعمال کا ذرا سا بھی امکان نہ تھا۔

ان حالات میں پاکستان نے پرامن مقاصد کے لئے ایٹمی ٹیکنالوجی میں خود کفالت کے حصول کا فیصلہ کیا۔ ۳۱ جولائی ۷۶ء کو انجینئرنگ ریسرچ لیبارٹریز (اب ڈاکٹر اے کیو خان ریسرچ لیبارٹریز) کا قیام عمل میں آیا۔ مقصد یورینیم کی افزودگی کا پلانٹ قائم کرنا تھا تاکہ توانائی کے پرامن استعمال کیلئے ہلکے پانی کے ایٹمی ری ایکٹروں کا ایندھن تیار کیا جاسکے۔

الحمدللہ ارشاد ربانی وفرمان نبوی ﷺ کے مطابق قوم کو اعتماد علی النفس کی انمول دولت میسر آگئی ہے

اس پر نئی مصیبت آگئی۔ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈے اور واویلے کا طوفان کھڑا کردیا گیا' پاکستان کی اقتصادی امداد روک دی گئی اور تو اور ابرانگز' میگنٹس اور مارجنگ اسٹیل جیسی معمولی اشیاء کی فراہمی بند کردی گئی افزودگی کے پلانٹ میں فیل سیف سسٹم کے بہت سے حفاظتی انتظامات کی ضرورت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ عنایت سے رکاوٹیں ہمارا راستہ نہ روک سکیں۔ ہم نے نہ صرف یہ سب کچھ بنالیا بلکہ اللہ تعالیٰ کے مزید فضل و کرم سے جدید الیکٹرانک' الیکٹرک اور ویکیوم کا سامان بھی تیار کرلیا۔ الحمدللہ یہ سوفیصد پاکستانی سائنس دانوں' انجینئروں اور ہنرمندوں کی کوششوں کا ثمر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جوہری توانائی کے پرامن استعمال میں پاکستان کو خود کفیل بنانے کیلئے ٹھوس بنیاد رکھ دی گئی ہے جو کچھ اللہ نے ہمیں انتہائی کم لاگت کے ساتھ صرف پانچ سال میں عطا فرمایا' اندر اور باہر کے دشمنوں کا اندازہ تھا کہ یہ پچاس برس سے پہلے حاصل نہ ہوسکے گا۔ الحمدللہ ارشاد ربانی اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق قوم کو اعتماد علی النفس کی انمول دولت میسر آگئی ہے۔ اب انشاء اللہ کسی کو بھی ہمارے خلاف بلاسوچے سمجھے کوئی اقدام کرنے کی ہمت و جرات نہ ہوگی۔

پاکستان کی گولڈن جوبلی کے اس مبارک موقع پر میں اور میرے رفقاء کار اہل وطن کو یقین دلاتے ہیں کہ مسلم امہ کے خوابوں کو حقیقت میں ڈھالنے' زخموں پر پھایا رکھنے اور مومنوں کے دل ٹھنڈے کرنے (التوبہ ۱۵) کیلئے نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام اپنی صلاحیتیں وقف کرنے کیلئے تیار ہیں' صرف اتنے سے تقاضے کے ساتھ کہ آپ اختلافات کو بھلادیں۔ آپ جہاں بھی ہیں' جو کچھ بھی ہیں' اپنا فرض دیانتداری سے ادا کریں۔ دشمن سے زیادہ ہماری اپنی صفوں میں موجود اور سرگرم دشمن کے ایجنٹوں کی وارداتوں پر نگاہ رکھیں۔ لسانی اور صوبائی اختلافات بھلادیں۔ قوم کے دفاع اور خوشحالی کیلئے اپنی صلاحیتیں وقف کردیں اور اجتماعی عمل کی ایسی فضا قائم کریں جو۔

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل کے جملہ قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنے اپنے علاقوں کی قادیانیوں کی سرگرمیوں پر مبنی رپورٹس' جماعتی کام' خبریں' مراسلے آئندہ براہ راست اس پتہ پر ارسال فرمائیں۔

"شعبہ اخبار ختم نبوت" ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰

مفتی محمد جمیل خان

عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوّت کا مُختصر تاریخی جائزہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت عقیدہ ختم نبوت تحفظ کی وہ عظیم تحریک ہے جس کا آغاز قیام پاکستان سے قبل ۱۸۹۳ء میں اس وقت ہوگیا تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، مسیح موعود کا دعویٰ شروع کیا تھا۔ علمائے لدھیانہ نے اس کے پہلے مرحلے میں کفریہ عبادات اور عقائد دیکھ کر فتویٰ صادر کیا کہ ایسے عقائد والا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا۔ بعد میں دارالعلوم دیوبند اور تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام نے اس فتویٰ کی توثیق کی اور اس فتویٰ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے اعلانیہ جھوٹا دعویٰ نبوت کیا اور قرآن کریم کی آیات کی تحریف کرکے اپنے آپ کو پہلے ظلی، بروزی طور پر نبی کہا اور پھر کہا کہ "محمد رسول اللہ" قرآنی آیات میں میرا نام رکھا گیا، اس ضمن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے پچاس جلدوں پر مشتمل کتاب لکھنے کا اعلان کیا اور لوگوں سے پچاس جلدوں کے لئے پیسے لئے لیکن پانچ جلدیں لکھ کر اس میں قادیانی عقائد کی تبلیغ کی گئی مسلمانوں نے اس کو مسترد کردیا۔
۱۹۳۰ء میں محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے برصغیر کے چیدہ چیدہ پانچ سو علمائے کرام کو جمع کرکے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور مسلمانوں کو قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچانے کے لئے بیعت لی اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو اس کام کا امیر منتخب کرکے زندگی وقف کرنے کا حکم دیا، امیر شریعت نے ان کے حکم کے مطابق مجلس احرار کے عنوان سے کام شروع کیا۔ اس سے قبل ۱۹۲۸ء میں ماریشش کی عدالت میں ایک مسجد کے تنازعہ پر قادیانیوں اور مسلمانوں نے قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ قرار دے کر مسجد مسلمانوں کے حوالے کی۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر علمائے کرام کے ہمراہ پورے متحدہ ہندوستان میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور جھوٹے مدعیان نبوت کی تردید میں جلسے شروع کئے۔ قادیان میں جلسے کی اجازت نہ ملنے پر قادیان سے باہر ایک گاؤں میں جاکر جلسہ کیا جس پر ان پر مقدمہ ہوا اور چھ ماہ کی سزا سنائی گئی۔ اس کے بعد ان علمائے کرام کو جو تردید قادیانیت میں مصروف تھے۔ انگریز حکومت نے مقدمات بناکر جیلوں میں ٹھونسنا شروع کردیا۔ اس دوران تحریک پاکستان عروج پر پہنچ گئی۔ قادیانیوں نے تحریک پاکستان کے ضمن میں احرار کے علمائے کرام کے خلاف مہم شروع کردی، دوسری طرف سر ظفراللہ قادیانی مسلم لیگ کی طرف سے باؤنڈری کمیشن میں وکیل مقرر ہوا۔ اس نے پاکستان کی وکالت کے ساتھ اپنی جماعت (قادیانیت) کی بھی وکالت کی اور اپنا ایک الگ نقشہ پیش کیا۔ قادیانیوں کو مسلمانوں کی فہرست سے الگ ظاہر کیا، قادیان کو "ویٹی کن سٹی" قرار دینے کا مطالبہ کیا جس کی وجہ سے باؤنڈری کمیشن میں مسلم لیگ اور مسلمانوں کا موقف کمزور ہوا، گورداسپور ہندوستان میں شامل ہوا اور کشمیر کمیٹی میں قادیانی خلیفہ مرزا بشیرالدین کی مسلمان دشمن پالیسی کی وجہ سے کشمیر کا الحاق پاکستان کے ساتھ نہ ہوسکا۔ اس بنا پر علامہ اقبالؒ نے کشمیر کمیٹی سے علیحدگی اختیار کرلی تھی، پاکستان بننے کے بعد سر ظفراللہ انگریزوں کی حمایت کی وجہ سے بلکہ بعض معتبر افراد کی روایت کے مطابق دباؤ کی وجہ سے وزیر خارجہ مقرر ہوا۔ اس نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کو نقصان پہنچایا اس کا خمیازہ قوم آج تک بھگت رہی ہے۔ مسلمان ممالک سے دور کرکے مغرب اور امریکہ کا غلام بنانے میں اس دور کی خارجہ پالیسی کا بہت بڑا حصہ ہے۔
اسی دوران تمام سفارت خانوں کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کی گئی۔ وزارت مذہبی امور کو قادیانی جماعت کا ترجمان بنادیا گیا۔ قائداعظم کو تمام حقائق سے بے خبر رکھا گیا یہاں تک کہ کشمیر میں فوج کے داخلے کی منظوری کی فائل تک قائد اعظم تک پہنچنے نہیں دی گئی۔ قائداعظم کے انتقال پر وزیر خارجہ ظفراللہ قادیانی نے نماز جنازہ نہیں پڑھی اور کہا کہ آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان وزیر تصور کرلیں حالانکہ قائداعظم سر ظفراللہ کو بیٹا کہہ کر پکارتے تھے۔ ۱۹۵۲ء میں قادیانی جماعت کے خود ساختہ خلیفہ مرزا محمود نے اعلان کیا کہ ۱۹۵۲ء گزرنے نہ پائے کہ بلوچستان کو پہلے مرحلے میں اور پاکستان کو دوسرے مرحلے میں قادیانی اسٹیٹ میں بدل دیا جائے، اس سلسلے میں سر ظفراللہ قادیانی وزیر خارجہ نے حکمت

عملی وضع کرکے کراچی میں جلسہ کا اعلان کیا۔ بلوچستان کا دورہ کیا' خان قلات نے سخت مزاحمت کی' کراچی کے سرکاری جلسے کے خلاف تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام متحد ہوگئے اور جلسہ کرنے نہیں دیا۔ ۱۹۵۳ء میں اس منصوبہ کے خلاف مجلس تحفظ ختم نبوت نے تحریک ختم نبوت ۵۳ء کا آغاز کیا۔ مولانا ابوالحسنات' مولانا حامد بدایونی' امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری' مولانا احتشام الحق تھانوی' قاضی احسان احمد شجاع آبادی' مولانا محمد علی جالندھری' مولانا سید گل بادشاہ' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا احمد علی لاہوری' مفتی محمد شفیع رحمہم اللہ اور دیگر تمام علمائے کرام میدان عمل میں اترے۔ کراچی سے تمام مرکزی رہنماؤں کو گرفتار کرلیا گیا' لاہور میں مارشل لاء لگا کر مسلمانوں کے نہتے جلوس پر گولیاں چلاکر ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا گیا۔ تحریک کامیاب ہوئی' سر ظفراللہ قادیانی برطرف ہوئے' یہ سلسلہ چلتا رہا اس دوران آزاد کشمیر اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ رابطہ عالم اسلامی کا ایک اجلاس (جس میں ایک سو سے زائد مسلم ممالک' مذہبی تنظیموں کے نمائندے شریک تھے) میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ فروری ۱۹۷۴ء میں ربوہ ریلوے اسٹیشن پر مرزا طاہر کی سربراہی میں ہزاروں نوجوان قادیانیوں نے نشتر میڈیکل کالج کے نہتے طلبا کو ختم نبوت زندہ باد کے نعروں کی پاداش میں مار مار کر ادھ موا کردیا' جس پر محدث العصر مولانا محمد یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ نے مجلس عمل کا اجلاس بلایا اور مفتی محمود' مولانا غلام غوث ہزاروی' مولانا شاہ احمد نورانی' مولانا معین الدین لکھنوی' پروفیسر غفور احمد' مولانا عبدالحق اکوڑہ خٹک' مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری' نوابزادہ نصراللہ خان' خان عبدالولی خان' خان اشرف' پیرپگارا' سردار شیرباز خان مزاری' میاں طفیل وغیرہ اس میں شریک ہوئے۔ تحریک ختم نبوت ۷۴ء چلی' قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے ۴۲ اراکین نے قرارداد پیش کی۔ حکومتی ارکان میں سے وزیر قانون عبدالحفیظ پیرزادہ وغیرہ نے جواب دیا۔ قومی اسمبلی کو خصوصی کمیٹی کا درجہ دیا گیا' اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے بحث کی۔ مرزا ناصر اور مرزا صدرالدین پر ۱۳ دن جرح ہوئی۔ ۷ ستمبر ۷۴ء کو قومی اسمبلی نے آئینی ترمیم منظور کی جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ ۱۹۸۴ء میں دوبارہ قادیانیوں نے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کرنے کے لئے کلمہ طیبہ اپنی قمیضوں اور گھروں پر آویزاں کرکے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے کی کوشش کی جس پر مولانا خواجہ خان محمد' مفتی احمد الرحمٰن' مولانا فضل الرحمٰن اور دیگر علمائے کرام کے ہمراہ اسلام آباد لانگ مارچ کا پروگرام تشکیل دیا' صدر ضیاء الحق مرحوم نے علمائے کرام کو مذاکرات کی دعوت دی' ان کے مطالبہ پر راجہ ظفرالحق نے امتناع قادیانیت آرڈی نینس ترتیب دیا۔ صدر ضیاء الحق مرحوم نے دستخط کرکے جاری کیا جو اب آئین کا حصہ بن چکا ہے۔ اس آرڈی نینس کے بعد مرزا طاہر راتوں رات پاکستان سے خفیہ طور پر انگلینڈ منتقل ہوگیا اور لندن سے باہر ایک علاقہ میں مرکز قائم کرلیا۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر قادیانیوں نے چاند پر جاکر عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف کام کیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علمائے کرام وہاں بھی ان کا پیچھا کریں گے۔ حضرت مولانا محمد علی جالندھری کی یہ بات حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی اور جب مرزا طاہر نے انگلینڈ کا رخ کرکے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علمائے کرام نے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کے لئے جدوجہد کا آغاز کیا اس سلسلے میں سب سے پہلے دفتر ختم نبوت قائم کیا گیا۔ مولانا خواجہ خان محمد' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مفتی احمد الرحمٰن نے پورے انگلینڈ کا دورہ کیا' حاجی عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور مولانا منظور احمد الحسینی کو ذمہ دار مقرر کیا گیا۔ بعدازاں تحریری اور تقریری طور پر قادیانی جماعت کی طرف کئے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے قادیان اور پاکستان میں قادیانیوں کے سالانہ جلسے کے موقع پر اسلام اور حضور اکرم ﷺ کے عقیدۂ ختم نبوت کے سلسلے میں مسلمانوں کے ذہنوں میں شکوک و شبہات پیدا کئے جاتے تھے۔ اس لئے مسلمانوں کی طرف سے انہی دنوں میں تین روزہ کانفرنسوں کا انعقاد قادیان اور چنیوٹ میں کیا جاتا تھا۔ قادیانیوں نے انگلینڈ میں مرکز قائم کرنے کے بعد جولائی کے آخری دنوں میں سالانہ جلسے کا انعقاد شروع کیا اس کے پیش نظر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے بھی اب کئی سال سے برمنگھم میں اگست کے پہلے عشرے میں ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد شروع کیا اور الحمدللہ یہ سلسلہ نہ صرف جاری ہے بلکہ اس کے بہتر زیادہ اثرات مرتب ہورہے ہیں' سب سے بڑا فائدہ اس کانفرنس کی تیاری کے لئے جو پورے ملک میں عقیدۂ ختم نبوت کے موضوعات پر تقاریر اور جلسے ہوتے ہیں ان سے نوجوان نسل کی بہت اچھی تربیت ہورہی ہے۔ دوسری طرف یورپ میں تردید قادیانیت کے سلسلے میں مسلمانوں میں شعور پیدا ہوا۔ بیلجیئم کے مسلمانوں نے دفتر ختم نبوت خرید کر کام کا آغاز کیا تین سال سے سالانہ ختم نبوت کانفرنس بھی شروع کی گئی۔ اسی طرح جرمنی میں جامع مسجد توحید میں ختم نبوت سینٹر نے کام شروع کیا اور تیرہ سال سے یہاں بھی ختم نبوت کانفرنس کا سلسلہ شروع ہوچکا ہے۔ اس طرح مالی میں قادیانیوں نے مسلمان

بن کر وہاں کے لوگوں کو مرزا طاہر سے بیعت کرادیا تھا اور پھر اس کو خوشخبری کے طور پر پوری دنیا میں پھیلانے کی کوشش کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لندن کو اطلاع ملی تو مولانا منظور احمد الحسینی اور حاجی عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے مالی کا دورہ کیا وہاں کے مسلمانوں کو حقیقت حال سے آگاہ کیا جس پر پچاس ہزار مسلمانوں نے اجتماعی توبہ کی۔ افریقہ کے بعض ممالک میں قادیانیت کی تبلیغی سرگرمیوں کو روکا۔ گیمبیا میں علاج معالجہ اور اسکولوں سے کے ذریعہ قادیانیت کو پھیلانے اور مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت سے دور کرنے کی کوشش کی گئی لیکن علمائے کرام کی محنتوں سے وہاں بھی ناکامی ہوئی اور گیمبیا میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ بخارا میں معلوم ہوا کہ قادیانیوں کو ایک قدیم مسجد حوالے کی جارہی ہے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا محمد تقی عثمانی' مولانا قاری سعید الرحمٰن' مفتی رفیع عثمانی' ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا محمد مسعود اظہر' مولانا محمد احمد خان' عبدالرحمٰن یعقوب باوا پر مشتمل وفد گیا میئر بخارا سے ملاقات ہوئی پتہ چلا کہ وہ ان کو مسلمان سمجھ کر مسجد حوالے کررہے تھے۔ دیگر علمائے کرام کو بھی متوجہ کیا اور اس طرح اسلامی مراکز سمرقند و بخارا اس ارتدادی سرگرمیوں سے محفوظ رہے' بعد میں وہاں کے مسلمانوں کی خواہش پر جمعیت علمائے افریقہ کے تعاون سے کئی مساجد تعمیر کی گئیں۔ ازبکستان' تاجکستان' قازقستان' ماسکو' لینن گراڈ' تاتارستان' وغیرہ میں پانچ لاکھ سے زائد قرآن مجید طبع کراکر تقسیم کیے گئے' اسی دوران قادیانیوں نے وش انٹینا کے ذریعہ تبلیغی سلسلہ شروع کیا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے لوگوں کو اس سے آگاہ کیا۔ انٹرنیٹ پر قادیانیت کو اسلام کے نام پر پیش کیا گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے انٹرنیٹ پر ختم نبوت کے عنوان سے سلسلہ شروع کیا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی کتاب گفٹ فار قادیانیز فیڈ کی گئی۔ اس طرح مسلمانوں کو آگاہ کیا کہ اسلام کے نام سے احمدیت کا ٹائٹل اسلامی ٹائٹل نہیں بلکہ قادیانی ٹائٹل ہے۔ الغرض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر شعبے سے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور تردید قادیانیت کا سلسلہ قانونی دائرہ کار میں رہتے ہوئے جاری رکھے ہوئے ہے اور انشاء اللہ عقیدۂ ختم نبوت کا جھنڈا ایک ارب بیس کروڑ مسلمان دنیا کے ہر خطہ میں بلند رکھیں گے۔

چیار کارپٹس

ڈیلرز

☆ زینت کارپٹ ☆ مون لائٹ کارپٹ ☆ نیر کارپٹ

☆ ثمر کارپٹ ☆ وینس کارپٹ ☆ اولمپیا کارپٹ۔

مساجد کے لئے خاص رعایت

سی۔ این آر او نیو نزد حیدری پوسٹ آفس

بلاک جی برکات حیدری نارتھ ناظم آباد

Phone : 6646888-6647655

Fax : 092-21-55671503

فیضانِ ختم نبوت

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ مشیر قانون عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

ہمارے ملک میں وفاقی شرعی عدالت یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کم سے کم سزا موت ہے، اور سپریم کورٹ کی اپیل بنچ سے اس فیصلہ کے خلاف دائر کردہ درخواست وفاقی حکومت وزیر اعظم میاں نواز شریف کی ہدایت پر واپس لے چکی ہے۔ اس طرح اب عقیدۂ ختم نبوت پر حملہ آور ہونے والے گستاخان رسولؐ کی تعزیری گرفت بھی ممکن ہوگئی ہے۔ اسلام میں ایسے گستاخ کو حیات نہیں دی گئی۔ مسلمانان عالم کے لئے ختم نبوت کے عقیدہ کا تحفظ ایمان کی پہلی شرط ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے "میری ذات سے انبیاء کرام کی آمد کا سلسلہ ختم کردیا گیا ہے" لہٰذا اس کے برعکس خیالات رکھنے اور اس کا پرچار کرنے والا نہ صرف دائرہ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے بلکہ اسلام کی نگاہ میں زندیق ہے اور موت کی سزا ہی اس کا مقدر ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت یعنی تکمیل رسالت کا اعلان اسلام کا ایسا امتیاز ہے جو دنیا کے کسی اور مذہب کسی اور تہذیب کو حاصل نہیں۔ اس یقین سے کوئی مسلمان کسی بھی طور پر خود کو علیحدہ نہیں سمجھ سکتا۔

بعداز خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا ہی ہمارے لئے مشعل راہ ہے اور ہم سب پر یہ لازم ہے کہ ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دل کی انتہاء گہرائی کے ساتھ نہ صرف خود احترام کریں اور عقیدت کے پھول نچھاور کریں بلکہ دوسروں سے بھی اس ہستئی پاک کا احترام کرائیں اور اگر کوئی راندہ درگاہ بدبخت اپنے کسی بھی انداز میں بے باکی اور گستاخی کا پہلو اختیار کرے اس کی گوشمالی اس طرح کریں کہ وہ دوسروں کے لئے عبرت کا سامان بن جائے۔

رب کائنات نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب فرماتے ہوئے خود ادب واحترام کا پورا پورا خیال رکھا ہے اور اہل اسلام کو مکمل ادب واحترام کرنے کی تلقین فرمائی۔

وہ اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید میں نام سے نہیں بلکہ لقب سے مخاطب فرمایا **مثلاً** "**یا ایھا** الرسول، **یا ایھا النبی**، یا المزمل وغیرہ جبکہ باقی تمام انبیاء کرام کو نام سے مخاطب فرمایا۔ جیسے یا نوح یا ابراہیم یا موسیٰ یا عیسیٰ علیہم السلام وغیرہ۔

سورہ الحجرات میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو، اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔"

اسی آیت کی وضاحت یوں کی جاتی ہے کہ اللہ اور رسول کے فیصلے اور اس کی بات سے آگے نہ بڑھو۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے پہلے کچھ بھی طے نہ کرو۔

اس سورہ کی دوسری آیت میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنی آواز نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ نبی کے ساتھ اونچی آواز سے بات کرو، جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہوجائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ جو لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں وہ درحقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے جانچ لیا ہے، ان کے لئے مغفرت اور اجر عظیم ہے۔"

ان ارشادات کی وضاحت مزید یوں کی جاتی ہے کہ یعنی جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آزمائشوں میں پورے اترے ہیں اور ان آزمائشوں سے گزر کر جنہوں نے ثابت کردیا ہے کہ ان کے دلوں میں فی الواقع تقویٰ موجود ہے وہی لوگ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام ملحوظ رکھتے ہیں۔ اس ارشاد سے خود بخود یہ بات نکلتی ہے کہ جو دل رسول اللہؐ کے احترام سے خالی ہے وہ درحقیقت تقویٰ نہیں

باری تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ناشائستہ طرز عمل کی بھی ملامت کی ہے، چنانچہ سورہ النور کی آیت ۶۳ میں فرمایا سورۃ النور حسب تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ:

"اے ایمان والو! جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی ضرورت سے بلاؤ یا مخاطب کرو تو عام لوگوں کی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ کہو کہ بے ادبی ہے بلکہ **تعظیمی القاب** کے ساتھ یارسول اللہ یا نبی اللہ وغیرہ کہا کرو، اس کا حاصل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کا

باقی صـ۲۵ پر

قادیانی بہروپیا

سری کرشن مہاراج کے روپ میں

محمد منیر اظہر لورالائی

قادیانی تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو سری کرشن مہاراج کا اوتار سمجھتے تھے اور اوتار بھی ایسا جو قادیانیوں کے نزدیک خود سری کرشن مہاراج سے بڑھ کر امن پسند ہو مرزا صاحب جس طرح مسلمانوں کو اپنی امت بنانا چاہتے تھے۔

مرزا نے لکھا جیسا کہ راجہ کرشن کو میرے اوپر ظاہر کیا گیا ہے۔ در حقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا' جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی اور اوتار میں نہیں پائی جاتی اور وہ اپنے وقت کا نبی تھا۔ جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا' وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور اقبال تھا۔ جس نے آریہ ورت کی زمین کو پاپ سے صاف کیا وہ اپنے زمانے کا در حقیقت نبی تھا۔ جس کی تعلیم کے پیچھے سے بہت سی باتوں میں بگاڑ تھا وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانے میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے گا سو یہ وعدہ میرے ظہور پر پورا ہوا ہے۔ مجھے الہاموں کی اپنی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا۔

ہے کرشن گوپال تیری مہا گیتا میں لکھی گئی ہے

(مرزا غلام احمد قادیانی لیکچر سیالکوٹ موسومہ اسلام 2 نومبر 1904ء)

"آخر میں یہ واضح ہو کہ میرا اس زمانے میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آنا محض مسلمانوں کی اصلاح کے لئے نہیں ہے بلکہ مسلمانو' ہندوؤں اور عیسائیوں تینوں قوموں کی اصلاح منظور ہے۔ جیسا کہ خدا نے مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود کر کے بھیجا ہے ایسا ہی ہندوؤں کے لئے بطور اوتار کے ہوں۔ میں عرصہ بیس سال سے اس بات کو شہرت دے رہا ہوں کہ میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے۔ جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں ہوں' جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ روحانی حقیقت سے میں وہی ہوں۔ (مرزا غلام احمد قادیانی لیکچر سیالکوٹ موسومہ اسلام 2 نومبر 1904ء ص 32)

"اس کے علاوہ مجھے اور بھی نام دیئے گئے ہیں' ہر ایک نبی کا مجھے نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ ملک ہند میں کرشن نامی ایک نبی گزرا ہے جس کو گوپال بھی کہتے ہیں۔ (یعنی فنا کرنے والا اور پرورش کرنے والا) اس کا نام مجھے دیا گیا ہے۔ پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں۔ وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے۔ جو کرشن آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے آریوں کا بادشاہ۔"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص 85 مصنف مرزا غلام احمد قادیانی)

"اس سے جب کہ ہندو قوم نانا پرکار کے پاپوں میں لپٹ چکی سارے وزن اپنے دھرم سے گزر چکے تھے بھگوان کرشن اپنے دعویٰ اوتار کے جو کہ میں نے گیتا میں کیا تھا کہ میں لوگوں کی ہدایت اور پاپوں کی ناش کے لئے اس سنسار میں جنم لوں گا۔ قادیان کی پوتر نگری میں ایک پرتما کے اپاسک کے ہاں جنم لیا جن کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ آپ نے پرتما سے گیان حاصل کر کے سارے سنسار کو سنایا کہ اے بھائیو پرتما نے تمہارے سدھار کے لئے مجھے بھیجا ہے تاکہ میں تم کو پاپوں سے دور کر کے پرتما کے اور لے جاؤں اور ایشور کی کرپا سے لاکھوں انسانوں نے آپ کی اس آواز پر سویکار کر کے آپ کے دامن کے ساتھ اپنے کو وابستہ کر لیا ہے' کا اعتقاد جو کہ بھگوان کرشن کے تعلق سے ظاہر ہے کہ وہ صادق اور راست باز تھے اور پرتما کی طرف سے گیان لے کر آئے تھے چنانچہ بھگوان کرشن قادیانی (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) اور واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے اوپر ظاہر کیا گیا ہے در حقیقت ایک ایسا کامل انسان جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی یا اوتار میں نہیں پائی جاتی وہ اپنے زمانے کا در حقیقت نبی تھا جس کی تعلیم پیچھے سے بہت سی باتوں میں بگاڑ دیا گیا تھا۔ وہ خدا کی محبت سے پر تھا اور نیکی سے دوستی اور شر سے دشمنی رکھتا تھا۔ جماعت احمدیہ جس طرح اور راست بازوں کی عزت کرتی ہے۔ ان کی ہتک ہرگز برداشت نہیں کر سکتی۔ اسی طرح کرشن بھگوان کے متعلق ہمارا یہی طریق عمل ہے۔" (مباحثہ عرش قادیانی اخبار الفضل جلد 3 نمبر 232 مورخہ 18 اپریل 1936ء)

"ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ جلد وہ زمانہ آئے کہ ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں سے پردے اٹھ جائیں ان کو اپنی مذہبی غلطیوں پر بصیرت اور معرفت حاصل ہو جائے اور ان کی لئے اس سچائی کو قبول کرنے کیلئے کھل جائیں جو دین اسلام دعوت دیتا ہے۔ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی

باقی صد ۲۳ پر

مقبوضہ کشمیر میں جیل کی سلاخوں سے ماہنامہ صدائے مجاہد کراچی کے مدیر اسیر کشمیر

مولانا محمد مسعود اظہر کا پیغام

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "وہ ایسا ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کردے گو مشرک کیسے ہی ناخوش ہوں۔"

آخر الزمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑتا رہوں جب تک کہ وہ لا الہ اللہ کا اقرار نہ کرلیں۔"

اس وقت پوری دنیا میں یہ بات بڑے زور وشور سے پھیلائی جارہی ہے کہ مسلمان کمزور ہوچکے ہیں' مسلمان ختم ہورہے ہیں' مسلمانوں میں اب کوئی دم خم باقی نہیں رہا' دنیا پر اب صرف امریکہ اور ان پانچ ملکوں کی حکمرانی ہے' انہیں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں "ویٹو" کا حق حاصل ہے' امریکہ' یورپ' چین' روس اور ہندوستان ناقابل تسخیر ہوچکے ہیں۔ مسلمانوں کو کافروں سے لڑنے کی بے قوفی نہیں کرنی چاہئے۔ مسلمانوں کو خاموشی سے ذلت اور غلامی کا گھونٹ اب پی لینا چاہئے اسلام کی عظمت کے خواب دیکھنے چھوڑ دینے چاہیں اپنے مقبوضہ اسلامی ممالک اور علاقوں کو آزاد کرانے کی تمنا اپنے دل سے نکال دینی چاہئے۔

یہی وہ پروپیگنڈہ ہے جو اسلام دشمن طاقتیں خود بھی کررہی ہیں اور ان کی آواز میں آواز ملا کر وہ منافقین بھی کررہے ہیں جنہیں بدقسمتی سے مسلمان سمجھا جاتا ہے جو مسلمانوں کے حکمران کہلاتے ہیں اور ایک ایسا تاثر دیا جارہا ہے اور اس طرح کے ڈرامے کھیلے جارہے ہیں کہ اب بس دنیا پر ایک ہی خدا ہے نعوذباللہ اور وہ صرف امریکہ ہے' حالانکہ حقیقت میں سوویت یونین کے بکھرنے کے ساتھ ہی تمام اسلام دشمن طاقتوں کی ہوا اکھڑ چکی ہے اور یہ تمام طاقتیں اپنی جس جنگی قوت کا پروپیگنڈہ کررہی ہیں اس جنگی قوت سے دنیا کو رعب میں ڈالا جاسکتا ہے دنیا پر اپنا دبدبہ تو قائم کیا جاسکتا ہے لیکن حقیقت میں ان سے جنگ نہیں جیتی جاسکتی یہ ہتھیار اور طاقت کسی ملک کو دوسرے ملک پر یا کسی قوم کو دوسری قوم پر ہرگز فتح نہیں دلاسکتے اگر یہ ممکن ہوتا تو روس افغانستان سے ذلیل ہوکر نہ نکلتا اور نہ ہی اسے چیچنیا میں مجاہدین کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پڑتے اس طرح امریکہ صومالیہ میں رسوا نہ ہوتا اور انڈیا تو کب کا کشمیر کی تحریک آزادی کو ختم کرچکا ہوتا' لیکن ہر جگہ ان بڑی طاقتوں کو ذلت اٹھانی پڑرہی ہے کہیں بھی یہ مٹھی بھر مجاہدین کا مقابلہ نہیں کرسکے چنانچہ اس نکتے کو سمجھتے ہوئے انہوں نے اپنی جنگ کا انداز بدل لیا ہے اور وہ شیروں کی طرح میدان میں لڑنے کی بجائے دوسروں کی طرح مسلمانوں کی وحدت کو کچل رہے ہیں اور ان کے ایمان پر مغربیت کی غلاظت چپکانے کا کام کررہے ہیں۔

اور ساتھ ہی ساتھ مسلمانوں میں بزدلی' کمزوری اور کم ہمتی پھیلانے کے لئے اپنی فوجی طاقت کا انتہائی پروپیگنڈہ کررہے ہیں اور اس طرح سے وہ ناقابل تسخیر بن چکے ہیں حالانکہ وہ خود بھی اپنی حالت سے واقف ہیں وہ تو صرف مسلمانوں پر رعب ڈالنے کے لئے اور مسلمانوں پر حکومت کرنے والے منافقین کو خوفزدہ کرنے کے لئے اپنی اس طاقت کا ڈھنڈورا پیٹ رہے ہیں' جس کے بل بوتے پر وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں مٹھی بھر مسلمانوں کا مقابلہ نہیں کرپائے اس لئے میں سب سے پہلے اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے خواہ وہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتے ہوں اور عمر کے کسی بھی حصے میں ہوں' خواتین ہوں یا مرد میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ ہرگز نہ گھبرایئے اگرچہ آج ہمارا بوکھلایا ہوا دشمن ہمیں لاشوں کے تحفے دے رہا ہے دریا ہمارے خون سے سرخ ہورہے ہیں ہمارے مسلمان بغیر جنازے اور بغیر کفن کے زمینوں میں گاڑے جارہے ہیں دنیا بھر کے عقوبت خانوں' ٹارچر سیلوں اور جیلوں میں کتنی جوانیاں اور کتنے اسلامی جذبات سسک کر زندگی گزار رہے ہیں ہر طرح کے تشدد ہم پر کئے جارہے ہیں ہر طرح کے ظلم ہم پر ڈھائے جارہے ہیں۔

اسلام کو دنیا میں ایک ظلم بنا کر پیش کیا جارہا ہے اور مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے دنیا کی تمام طاقتیں متحد ہوچکی ہیں' لیکن آپ یاد رکھئے کہ اس موقع پر اگر ہم گھبرا گئے اور ہم نے ہمت چھوڑ دی یا ہم نے اپنے شہداء کے خون کو بھلادیا اور ہم نے اپنی لٹی ہوئی عصمتوں کو فراموش کردیا تو یقیناً" ہمارا دشمن کامیاب ہوجائے گا لیکن اگر ہم نے ہمت نہ ہاری اور ہم اپنی ایمانی قوت اور اسلامی جذبات سے سرشار رہ کر اپنے دلوں میں شوق شہادت کو زندہ کرکے میدانوں میں اترے تو آپ خود دیکھ لیں گے کہ امریکہ کوئی طاقت نہیں ہے' ہندوستان کوئی قوت نہیں ہے' یہ سب دھوکے ہیں اور یہ وہ مشت غبار ہیں جو کسی طرح بھی مسلمانوں سے

مقابلے کی تاب نہیں رکھ سکے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمیں مسلمان بننا ہوگا' ہمیں ایمان والا بننا ہوگا' ہمیں جہاد کے راستے کو اختیار کرنا ہوگا' ہمیں وحدت اور اجتماعیت کا وہ نمونہ پیش کرنا ہوگا' جس پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس دنیا میں چھوڑ گئے تھے ہمارے پاس جو طاقت ہے وہ اسلام دشمن قوتوں کے پاس نہیں ہے' ہمارے پاس جو جذبہ ہے وہ ان کے پاس نہیں ہے' ہمارے ساتھ ہمارا مولیٰ اللہ تعالیٰ شانہ ہے ان کے ساتھ کوئی نہیں ہے' ہم موت سے عشق رکھنے والے لوگ ہیں اور وہ موت سے بھاگنے والے لوگ ہیں' انہیں اپنے ہتھیاروں پر ناز ہے تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی نصرت اور اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ ہے' جب بھی میدان میں یہ ہمارے سامنے آئے ہیں اور ہم اپنے اسلام اور ایمان پر قائم رہے ہیں تو فتح ہمیں ہی ملی ہے تاریخ اس بات کی گواہ ہے حال اس بات کی شہادت دے رہا ہے اور مستقبل اس چیز کو اپنی آنکھوں سے انشاءاللہ ضرور دیکھے گا۔

آج ہمت ہارنے کی ضرورت نہیں ہے' آپ کے دل روتے ہوں گے کہ بوسنیا میں تین تین ہزار مسلمان اکٹھے زمین میں دفن کردیئے گئے' ان کی لاشیں جنازوں کو ترستی رہیں' مجھے معلوم ہے مسلمانوں کے دل زخمی ہیں لیکن ہم جس دین کے پیروکار ہیں ہم دنیا میں امن اور سکون کا جو پیغام لے کر آئے ہیں ہم انسانیت کو کامیابی دلانے کے جس کام پر مامور ہیں اس کی خاطر یہ قربانیاں بہت چھوٹی اور بہت تھوڑی ہیں' ہمیں اور بھی قربانیاں دینی ہوں گی اپنی جوانیاں' اپنے جوان بیٹے' اپنی قوت بازو' اپنی زبان' اپنے قلم سب ہمیں اسلام کے لئے وقف کرنے پڑیں گے' حضرات علمائے کرام کو بھی امت کی قیادت کے لئے میدانوں میں آنا ہوگا وہ جب میدان میں آتے ہیں اللہ تعالیٰ کی نصرت آسمانوں سے اترنا شروع ہوجاتی ہے۔ آج افغانستان کے حالات ہماری اس بات کی تصدیق کررہے ہیں۔

مسلمان ماؤں بہنو! تم ایک تاریخ رکھتی ہو یورپ کی وہ عورتیں نہیں جو اپنے جسم کی نمائش کرکے اپنا پیٹ پالتی ہیں' تم اپنے ہاتھ میں کشکول لے کر اپنے حقوق کی بھیک مانگنے والی خواتین نہیں ہو' تم اپنے حقوق کی خاطر اقوام متحدہ کے سامنے اپنا دامن پھیلانے والی نہیں ہو' تم حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بیٹیاں ہو' تم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی جرأت کا نشان ہو' تم میں حضرت خولہ بنت الازور رضی اللہ عنہا جیسی شجاعت ہونی چاہئے تمہیں کسی سے حقوق مانگنے کی ضرورت نہیں ہے' تمہارے حقوق تو قرآن نے تمہیں دے دیئے ہیں' تم نے تو ماضی میں ان لوگوں کو جنم دیا جنہوں نے اسلام کی خاطر وہ کام کئے کہ آج تاریخ میں ان کا نام کبھی محمد بن قاسمؒ کی صورت میں نظر آتا ہے اور کبھی سلطان صلاح الدین ایوبیؒ کی شکل میں' تمہارے سر پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوپٹہ رکھ کر گئے ہیں اور تمہیں پردے کی عزت دے کر گئے ہیں وہ تمہیں ایک ایسا مقام دے کر گئے ہیں جو دنیا کی کسی بھی قوم نے کسی بھی ملک نے کسی بھی قبیلے نے اپنی عورتوں کو نہیں دیا' تمہارے قدموں میں جنت کو رکھا گیا۔

تم سب نے اللہ کے حضور پیش ہونا ہے' تم سب نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے دربار میں حاضری دینی ہے اس وقت کی تیاری کرو اور اپنے جوان بچے اپنے گھروں میں باندھ کر بٹھانے کے یا انہیں پیسہ کمانے کی مشینیں بنانے کی بجائے اللہ کے راستے میں وقف کرواکر انہیں دین کی تعلیم دلاؤ ان کے جسم مضبوط تر بناؤ ان کے سروں پر ہاتھ پھیر کر انہیں ان میدانوں میں بھیجو جہاں عزت اور شہادت اور سعادت ملتی ہے' جہاں اللہ تعالیٰ کی نصرت اترتی ہے' آج ہم مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ ہوچکا ہے' پوری دنیا کی طاقتیں مل کر مسلمانوں کو مٹانے کا عزم کرچکی ہیں' قرآن مجید کو دنیا سے مٹانے کا پروگرام بن چکا ہے۔

تم اس کا مقابلہ کرسکتی ہو' لخت جگر اپنے سینے سے لگا کر رکھنے کی بجائے انہیں اللہ کے دین کا غازی بناؤ' اسلام کی عظمت کے لئے' تم اپنے ان جوانوں کو اللہ کے راستے میں جانے کی اجازت ہی نہیں بلکہ ترغیب دیا کرو۔

نوجوان ساتھیو! آج تم نے تھوڑا سا کام شروع کیا ہے اس کے اثرات [illegible] سے کروڑوں گنا زیادہ اس دنیا میں نظر آنا شروع ہوچکے ہیں' تمہاری محنتوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمارہے ہیں اور اس میدان میں جو تم قدم رکھتے ہو وہاں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت کے کرشمے نظر آنا شروع ہوجاتے ہیں' اس لئے یورپ کی اس گندی تہذیب کی تقلید چھوڑ کر جس تہذیب نے خود اہل یورپ کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر رکھا ہے' تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کے نور سے خود کو منور کرو' تم سچے مسلمان بنو اپنے دلوں کو نور ایمان سے منور کرو اور جس جنگ کا بگل ہمارے دشمنوں نے بجادیا ہے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے اللہ کے راستے میں جہاد کرو' اس وقت تک جب تک اسلام نافذ نہیں ہوجاتا' جب تک اللہ کی شریعت نافذ نہیں ہوجاتی' جب تک اسلام اور قرآن کو عظمت نہیں مل جاتی' جب تک خون کے ہر قطرے کا حساب نہیں چکا لیا جاتا اور جب تک دشمن کی جیلوں اور دشمن کے عقوبت خانوں میں بند ایک ایک مسلمان کو نہیں چھڑالیا جاتا اور جب تک اپنی مقبوضہ زمین کا ایک ایک چپہ آزاد نہیں کرایا جاتا آرام کو بھول جاؤ ایک

تاریخ رقم کرو جس سے جرات، شجاعت، سعادت یہ سب چیزیں نظر آتی ہوں۔

میں اسلام دشمن ممالک سے اور ان کی عوام سے چند باتیں کہنا چاہتا ہوں:

آپ لوگوں نے مسلمانوں کے بارے میں جو اندازے لگا رکھے ہیں وہ غلط ہیں آپ لوگوں نے اپنے نام نہاد مذہبی رہنماؤں سے اسلام کے بارے میں جو کچھ سن رکھا ہے وہ غلط ہے اسلام تشدد کی تعلیم نہیں دیتا، اسلام دنیا کی ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں بنتا، اسلام دنیا کے تمام انسانوں کو جینے کا حق دیتا ہے، اسلام اس دنیا میں بھی کامیابی کی ضمانت ہے اور مرنے کے بعد جو زندگی شروع ہونے والی ہے اس میں بھی اسلام کامیابی کی ضمانت دیتا ہے۔

ماضی میں ہم مسلمانوں نے دشمنوں پر بھی حکومتیں کی ہیں کبھی خون کی ندیاں نہیں بہائیں، کسی کی عزت و عصمت پر ہاتھ نہیں ڈالا، کسی کے حقوق غصب نہیں کئے وہ دنیا میں امن و مساوات کا تاریخی دور تھا، اگر آپ لوگ دنیا میں بھی کامیابی چاہتے ہیں اور کامیاب زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو آپ کو اسلام کے بارے میں اپنا رویہ بدلنا ہوگا، آپ اسلام کو پڑھیں، اسلام کو سمجھنے کی کوشش کریں اسلام سب کے لئے ہے اسلام عرب یا کسی خاص ملک کی جاگیر نہیں، یہ اللہ کا وہ دین ہے جو اللہ نے تمام انسانوں کے لئے زمین پر اتارا ہے، آپ جب بھی اس مبارک دین کو قبول کریں گے آپ کو دوسرے درجے کا نہیں بلکہ اسلام پر عمل کے اعتبار سے پہلے درجے کا مسلمان سمجھا جائے گا اور آپ کی زندگی وہ زندگی ہوگی جو حقیقت میں انسانی زندگی ہے اور آپ کو جانوروں اور حیوانوں کی زندگی سے نجات ملے گی جس میں آج آپ مبتلا ہیں اور طرح طرح کی تکلیفیں اور پریشانیاں اٹھا رہے ہیں ترقی کے نام پر آپ کو ذلیل کیا جارہا ہے، فیشن کے نام پر آپ کو غلام بنایا جارہا ہے، اور مساوات کے نام پر عورتوں کو رسوا اور ذلیل کیا جارہا ہے، اور طرح طرح کی حیوانی عادتیں آپ میں عام کی جارہی ہیں، آپ ان تمام کو چھوڑ کر اسلام کو قریب سے دیکھیں، جہاں تک آپ کی حکومتوں کا تعلق ہے انھوں نے مسلمانوں کے خلاف جنگ شروع کردی ہے وہ حقیقت میں اپنے آپ پر ظلم کررہے ہیں، وہ آپ کے امن کو جو پہلے سے ہی تباہ شدہ ہے مزید تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ماضی گواہ اور تاریخ شاہد ہے، کوئی بھی مسلمان کو بے چین کرکے خود چین سے نہیں رہ سکتا ہم بندوقوں سے نہیں اپنے دل کے جذبے سے لڑتے ہیں بندوقوں کے ذریعے سے ہمیں زیر نہیں کیا جاسکتا آپ کی حکومتیں ہم پر ظلم ڈھاکر، ہمارے ملکوں میں مداخلت اور دخل اندازی کرکے آپ کے لئے نئے کانٹے بورہی ہیں۔ اس سے ان کو تو کچھ ملنے والا نہیں البتہ مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لئے جو بھی میدان میں اترا ہے اس نے خود تباہی کا منہ دیکھا ہے آپ اپنی حکومتوں کو سمجھایئے اور قرآن مجید میں مسلمانوں کے مزاج کو دیکھنے کی کوشش کیجئے اگر آپ کے حکمران اس غلط فہمی کا شکار ہیں کہ اپنی طاقت کے بل بوتے پر مسلمانوں کو جھکالیں گے تو یہ ان کی بہت بڑی بھول ہے اور وہ ایک ایسی خودکشی کی طرف بڑھ رہے ہیں جس کا پھندا خود ان کے قریب آتا چلا جارہا ہے ہم کسی کو اپنا دشمن نہیں سمجھتے لیکن پوری دنیا آج ہمارے خلاف دشمنی کے لئے کمر کس چکی ہے، ہماری کسی ملک قوم یا قبیلے کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں لیکن جو اسلام کا دشمن ہے ہم اسے اپنا دشمن سمجھنے پر مجبور ہیں، جو اسلام کا دوست ہے، مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہانہ رویہ رکھتا ہے ہماری اس کے ساتھ کوئی دشمنی اور کوئی ضد نہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ اسلامی ملکوں میں اسلام کا قانون ہو آپ کے حکمرانوں کو اس میں کیا تکلیف ہے، وہ کیوں آکر ہمارے ممالک میں مداخلت کرتے ہیں اور اس کے بعد جب اس کا کوئی رد عمل ظاہر ہوتا ہے تو آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں پریشانیاں اور موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے گیند آپ کی کورٹ میں ہے اگر آپ اسلام دشمنی چھوڑ دیں گے مسلمانوں کو بھی دنیا میں جینے کا حق دیں گے، اسلام کو بھی دنیا میں نافذ ہونے کا حق دیں گے تو فائدہ آپ کا بھی ہوگا اور اگر اس میں رکاوٹیں ڈالیں گے تو اس کا تمام نقصان آپ ہی کو بھگتنا پڑے گا مسلمان اگر مسلمان ہے تو وہ زندہ رہے یا مرجائے اس کے لئے ناکامی نہیں، نہ یہاں ہے نہ کہیں اور۔

●●

بقیہ، اخبار ختم نبوت

اس سلسلے میں دیہات کے سادہ لوح افراد کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا ہے، اس قرآن کے ساتھ پمفلٹ کا سیٹ بھی دیا جاتا ہے جس میں قادیانی جماعت کی تیس سالہ کارکردگی کی رپورٹ میں سبز باغ دکھائے گئے ہیں، قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مذہبی حلقوں میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے، شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کا اجلاس امیر ملک محمد وسیم صاحب کی زیر صدارت ہوا جس میں شبان ختم نبوت کے رہنما مولانا ابوطلحہ محمد راشد مدنی صاحب مرکزی کمیٹی شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم اور شبان ختم نبوت کے یونٹ جوہر آباد قائد اعظم کالونی کے عہدیداران اور شبان ختم نبوت کے مجاہدین کی بڑی تعداد نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر احتجاج کیا اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کی ان سرگرمیوں پر فی الفور پابندی عائد کی جائے اور قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے بصورت دیگر نوابشاہ کی انتظامیہ نوابشاہ کے حالات کی ذمہ دار ہوگی۔

خطبات وارشادات

حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

سید شمشاد حسین شاہ صاحب

حضرت مولانا جالندھری رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اکثر دینی مدارس کے اجتماعات میں آیا کرتے تھے اس لئے دیگر موضوعات کے ساتھ ساتھ علم دین کی اہمیت اور علماء امت کی خدمات پر روشنی ڈالا کرتے تھے فرمایا کہ ہم لوگ جنت سے نکالے ہوئے لوگ ہیں۔ اور ہمارا اصل وطن جنت ہے' چند روز کے لئے یہاں دنیا میں وقت گزارنے اور امتحان کے دن پورے کرنے کے لئے آئے ہیں۔ دنیا میں زندہ رہنے کے لئے اور اس پیٹ کے جہنم کو بھرنے کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ضروری ہے چنانچہ کسی نے زراعت کا کام شروع کیا' کسی نے لوہاروں کا کسی نے سوناروں کا کوئی بڑھئی ہے اور کوئی جوتے بنانے والا۔ ان سب کاموں میں مہارت حاصل کرنے کے لئے بھی سیکھنے سکھانے کی ضرورت ہے مگر ان سب کو فنون کا نام دیا جاتا ہے۔ علوم کا نہیں' علم تو صرف وہی ہے جس کے ذریعہ ہم اللہ کی معرفت حاصل کریں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر چلیں اور جنت کا راستہ معلوم کریں۔ اسی کو علم دین کہتے ہیں شیطان مردود ہمارے بابا جان کی پیدائش کے وقت سے ہی ہمارا دشمن ہے اور جنت سے نکالے جانے میں بھی اس کا ہاتھ تھا وہ دن اس کے لئے عید کا دن تھا اب شیطان کی پوری کوشش ہے کہ بنی آدم جنت میں نہ جاویں بلکہ اس کے ساتھ جہنم کا ایندھن بنیں۔ شیطان کے مقابلہ میں اللہ پاک نے اپنے مقبول بندوں اور انبیاء کرام کا سلسلہ شروع کیا جو اپنے اپنے وقتوں میں بنی نوع انسان کو سیدھے راستے کی دعوت دیتے رہے۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پر انبیاء کا یہ سلسلہ ختم ہوگیا اسی لئے آپ کو خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وسلم) کہا جاتا ہے' آپ کے بعد آپ کا یہ کام علماء امت کے ذمہ ہے۔ چنانچہ اللہ کے فضل وکرم سے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے علماء حق نے ہر دور میں دعوت و تبلیغ کے اس سلسلہ کو جاری رکھا اور بے بہا قربانیوں سے اس پاک شجر کی آبیاری کرتے رہے۔ ایک زمانہ تھا کہ مسلمان کے گھر پیدا ہونے والا ہر بچہ قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتا تھا۔ حلال و حرام کے ضروری مسائل سیکھتا تھا اور اس کے بعد دنیاوی مشاغل میں مشغول ہوتا تھا۔ دنیاوی مشاغل کے ساتھ ساتھ اپنا تعلق علماء کے حلقہ سے مربوط رکھتا تھا۔ چنانچہ بادشاہوں اور امراء کے گھرانوں سے بھی قال قال رسول اللہ کی صدائیں سنائی دیتی تھیں۔ تاریخ اسلام اور تاریخ ہند میں آپ کو ایسے بادشاہ بھی ملیں گے جو خود بہت بڑے عالم تھے' سلطان محمود غزنوی' سلطان ناصر الدین محمود اور اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہم سے کون واقف نہیں۔ ان بادشاہوں میں یہ صفت تھی کہ خود عالم تھے اور علماء کے قدردان تھے' اپنے ہاتھ سے قرآن پاک کی کتابت کیا کرتے تھے۔ اپنا تعلق اپنے وقت کے شیوخ اور بزرگوں سے قائم رکھتے تھے۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا اور نماز جنازہ کے لئے لوگ اکٹھے ہوئے صفیں بنالی گئیں تو ایک بزرگ نے سب کو بیٹھنے کے لئے کہا اور فرمایا کہ حضرت شیخ نے اپنے انتقال سے قبل یہ وصیت لکھ کردی تھی کہ جب میری نماز جنازہ کا وقت آئے تو لوگوں کے سامنے میری یہ شرائط بیان کرنا' جس شخص میں یہ خصوصیات موجود ہوں وہ میری نماز جنازہ پڑھائے:

(۱) ساری زندگی میں بغیر وضو کے آسمان کی طرف نہ دیکھا ہو۔

(۲) پوری زندگی میں کسی غیر محرم کو ہاتھ نہ لگایا ہو۔

(۳) کبھی تکبیر اولیٰ ترک نہ ہوئی ہو۔

(۴) عصر کی چار سنتیں کبھی نہ چھوٹی ہوں' پانچویں شرط اس وقت ذہن سے نکل گئی ہے۔ شاید نماز تہجد کی شرط تھی۔ بہرحال جب یہ شرائط سنائی گئیں تو پورے مجمع پر سناٹے کی کیفیت طاری ہوگئی۔ دہلی کا شہر تھا علماء اور صلحاء کی کافی تعداد موجود تھی مگر امامت کے لئے کوئی بھی آگے نہیں بڑھ رہا تھا' جب کافی دیر ہوگئی اور لوگوں کا اضطراب بڑھنے لگا بلکہ لوگوں کے ہجوم سے گریہ وزاری کی آوازیں آنے لگیں تو اس وقت کا بادشاہ سلطان شمس الدین التمش روتا ہوا آگے بڑھا اور یہ کہتے ہوئے امامت کرائی "اے شیخ امروز تو مرا رسوا کردی" اے شیخ آج آپ نے میرا یہ راز فاش کرکے مجھے لوگوں کے سامنے رسوا کردیا ہے تو یہ تھا اس وقت کا ماحول۔ دہلی کی شاہی مسجد جب مکمل ہوئی تو رمضان المبارک کی پہلی تراویح خود شاہجہاں بادشاہ نے پڑھائی مغلیہ دور میں اسلامی اور دینی مدارس کے لئے جاگیریں وقف تھیں۔ علماء اور طلباء شان سے رہتے تھے' بادشاہی درباروں میں اور امراء کی مجالس میں علماء کا ایک خاص مقام تھا' عوام میں بھی بے پناہ قدرو منزلت سے علماء کو دیکھا جاتا تھا۔ بڑے گھرانوں میں اور شریف لوگوں میں خاندانی امور کو بھی علماء کے مشوروں

سے نمٹایا جاتا تھا تجارت اور لین دین کے مسائل علماء سے پوچھے جاتے تھے۔ اپنے مضمون کو دلچسپ بنانے کے لئے حضرت جالندھری رحمۃ اللہ علیہ برموقعہ واقعات سنایا کرتے تھے' چنانچہ فرمایا کہ "ایک بار اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ قرآن پاک کی کتابت میں مصروف تھے' اس وقت کے کوئی بڑے عالم آپ کو ملنے تشریف لائے چنانچہ ان کو اندر ہی بلالیا گیا۔ انھوں نے بادشاہ کو ایک آیت لکھتے ہوئے دیکھا تو ان کو تشابہ ہوا۔اور انھوں نے اپنے شبے کا اظہار کیا' بادشاہ نے اسے قبول کیا' کچھ دیر بیٹھے رہے باتیں ہوئیں اور رخصت ہوکر جانے لگے تو محل کے باہر والے دروازہ پر پہنچ کر واپس آگئے اور کہنے لگے کہ آپ نے جو آیت لکھی تھی وہی صحیح تھی خود مجھے مغالطہ ہوگیا تھا۔ بادشاہ سلامت مسکرائے اور فرمایا کہ آپ کے ادب کی وجہ سے میں نے آپ سے بحث نہیں کی اور آپ کی بات مان لی تھی مگر آپ کے جانے کے فوراً" بعد میں نے اس آیت کو ٹھیک کرکے لکھ لیا ہے' چنانچہ وہ آیت لکھی ہوئی ان کو دکھلائی' ان عالم نے بادشاہ کو بہت دعائیں دیں یہ تو تھا علماء کا ادب........ اسی طرح ایک بار اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ ایک تالاب کے کنارے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے ہمراہ اس وقت امراء سلطنت بھی موجود تھے' مختلف موضوعات پر بات ہورہی تھی۔ علماء کا تذکرہ چلا تو کسی امیر نے کوئی ایسی بات کہہ دی جس سے علماء کی تضحیک ہوتی تھی بادشاہ کو یہ بات ناگوار گزری وہ اس کو کوئی مناسب جواب دینے ہی والے تھے کہ بادشاہ کی نظر ایک طالب علم پر پڑگئی آپ نے طالب علم کو اپنے پاس بلایا اور اپنے قریب بٹھالیا پھر باتیں شروع ہوگئیں۔ کچھ دیر بعد بادشاہ نے سب وزراء اور امراء کو مخاطب ہوکر فرمایا بلکہ ایک سوال پوچھا کہ ہم جس تالاب کے کنارے بیٹھے ہیں بھلا اس میں کتنے پیالے پانی ہوگا؟

سب سے پہلے وزیر اعظم نے اپنا اندازہ بتلایا مثلاً دس ہزار پیالے پھر دوسرے وزیر نے اپنا اندازہ بتلایا۔ کسی نے سات ہزار پیالے کہا کسی نے پندرہ ہزار آخر میں بادشاہ نے اس طالب علم سے پوچھا کہ بیٹا تمہارا کیا خیال ہے طالب علم نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت! آپ یہ تو بتلائیں کہ پیالے کا حجم کتنا ہے یعنی پیالے کا ماپ کیا ہے۔ اگر پیالہ تالاب کے برابر حجم کا ہے تو تالاب میں صرف ایک پیالہ پانی ہے اور اگر پیالہ تالاب سے نصف حجم کا ہے تو دو پیالہ پانی ہے۔ بادشاہ سلامت طالب علم کے اس جواب سے بے حد خوش ہوئے اور سب امراء و وزراء کو مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ تو ایک طالب علم کا حال ہے اگر تم کسی عالم سے بات کرو تو اسی سے اندازہ لگالو کہ علم کیا چیز ہے؟ اور علماء کی تضحیک کرتے وقت خود اپنے گریبان میں جھانک لینا چاہئے۔ یوں وقتاً" فوقتاً" علماء کی توقیر کو قائم رکھا جاتا تھا۔

بات مغلیہ دور کی ہورہی تھی اس سلسلہ میں اکبر بادشاہ کے ابتدائی دور کا ایک واقعہ سنایا" فرمایا کہ ایک رات کو اکبر بادشاہ کی پچھلے پہر آنکھ کھل گئی تو کمرہ میں ہر طرف اندھیرا تھا۔ اکبر کو معاً" قبر کا خیال آگیا اور سوچا کہ اب تو میرے آواز دینے پر یا تالی بجانے پر خدام بھاگے چلے آویں گے اور شمعیں روشن کردیں گے۔ مگر قبر میں تو نہ کوئی خادم ساتھ ہوگا اور نہ ہی کوئی عزیز بس اس خیال کا آنا تھا کہ بادشاہ کی طبیعت مکدر ہوگئی اور پھر آنکھ نہ لگی حتی کہ صبح جب دربار لگا اور بادشاہ تشریف لائے تو بیربل جو وزیر تھا اس نے بادشاہ کا چہرہ دیکھتے ہی اندازہ لگایا کہ بادشاہ آج پریشان ہیں چنانچہ بیربل آداب بجالایا اور پریشانی کی وجہ پوچھی۔ بادشاہ نے کہا کہ ہاں! آج ہمیں رات کو قبر کا خیال آگیا تھا اس وقت سے دل پر ایک وحشت سی طاری ہے اور ابھی تک اس کا اثر موجود ہے۔

بیربل حالانکہ ہندو تھا مگر اس نے بڑے ادب سے جواب دیا کہ بادشاہ سلامت آپ تو مسلمان ہیں اور آپؐ کے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان ہے کہ وہ اس دنیا میں صرف تریسٹھ سال موجود رہے اور اس تھوڑے سے عرصے میں اس قدر روشنی پھیلادی کہ پوری دنیا کو منور کردیا۔ اور اب زمین کے اندر یعنی قبر مبارک میں گئے ہوئے آپؐ کو ہزاروں سال سے اوپر ہوگیا ہے۔ بھلا اتنے عرصے میں زمین کے اندر آپؐ نے کوئی تاریکی یا اندھیرا چھوڑا ہوگا۔ اس لئے مسلمانوں کو تو قبر کا ڈر یا خوف ہونا ہی نہیں چاہیے۔ بادشاہ بیربل کے اس جواب سے بہت خوش ہوا اور اس کی پریشانی جاتی رہی۔ مولانا نے یہ بتایا کہ یہ اکبر کا ابتدائی دور کا زمانہ تھا۔ بعد میں ہندو جوگیوں اور خوشامدی مشیروں نے اس کا دماغ خراب کردیا۔ اور وہ دین الٰہی کے چکر میں پڑگیا۔ گھر میں ہندو اور ایرانی بیگمات نے بھی اپنا اثر دکھایا۔ اور یوں شاہی محلات میں بدعات اور ہندو تہذیب کے اثرات پڑنے لگے۔ بعد میں آنے والے بادشاہوں میں بعض تو بے حد عیاش نکلے جن کی وجہ سے مغلیہ سلطنت زوال پذیر ہوئی۔

مگر ہر دور میں اللہ پاک نے علماء حق کا ایک سلسلہ قائم رکھا چنانچہ اس دور میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی اولاد کو اس خدمت کے لئے اللہ نے چن لیا تھا۔ ان حضرات نے ہر موقع پر دین کی نصرت کو اپنا مقصد

بنایا اور بدعات کے سلسلہ میں حضرت شاہ اسمٰعیل شہید رحمتہ اللہ علیہ کا ایک خاص مقام ہے انہوں نے بازاروں میں۔ چوکوں میں ۔ گلی کوچوں میں حتی کہ شاہی محلات میں بھی دین کی تبلیغ کی۔ سرکاری درباری مولوی آپ کے درپے رہتے تھے اور چاہتے تھے کہ کسی طرح آپ کی پوزیشن خراب ہو۔ اس سلسلہ میں مولانا نے ایک واقعہ سنایا۔ فرمایا کہ شاہی خاندان میں بادشاہ کی ایک عزیزہ تھی جس کا نام بی چھکو تھا وہ بڑی تیز مزاج تھی۔ ان سے کسی نے کہا کہ شاہ اسماعیل بی بی کی صحنک کو منع کرتا ہے۔ بی چھکو نے کہا کہ مولوی اسماعیل کو یہاں بلاؤ چنانچہ وعظ کے بہانہ سے مولانا کو بلایا گیا۔ آپ بالکل خالی ذہن تھے اندر کی سازش کا آپ کو کچھ علم نہ تھا۔ چنانچہ آپ اندر تشریف لے گئے اور دستور کے مطابق شاہ جی نے کہا اماں سلام! بی چھکو نے سلام کا جواب دیا اور کہا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ بی بی کی صحنک کو منع کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اسماعیل کی کیا مجال جو بی بی کی صحنک کو منع کرے۔ ماں بی بی کے ابا جان خود منع کرتے ہیں۔ کہا یہ کیسے۔ اس پر آپ نے "کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار" حدیث پڑھ کر اس پر ایسی موثر تقریر فرمائی جس کا بی چھکو پر فوری اثر ہوا۔ اور وہ ان بدعات سے تائب ہوگئیں اور کہنے لگیں کہ میں کیا معلوم تھا کہ بی بی کے ابا منع کرتے ہیں۔ ہم تو ان کی ہی رضامندی کے لئے کرتے تھے جب وہ ناراض ہوتے ہیں تو ہم کیوں کریں..... اس کے بعد انہی کا ایک اور واقعہ سنایا۔ فرمایا روکہ خانم کے بازار میں ایک بڑی مالدار اور مشہور رنڈی کا مکان تھا جس کا نام موتی تھا۔ شاہ اسماعیل اس

کے مکان پر پہنچے اور آواز دی تھوڑی دیر میں مکان سے ایک لڑکی نکلی اور پوچھا کہ تم کون ہو اور کیا کام ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں ایک فقیر ہوں۔ وہ لونڈی یہ سنکر اندر چلی گئی اور جا کر کہ دیا کہ ایک فقیر کھڑا ہے۔ رنڈی نے کچھ پیسے دے بھیجے۔ مولانا نے کہا کہ میں ایک صدا کہا کرتا ہوں اور بغیر صدا کے لینا میری عادت نہیں۔ تم اپنی بی بی سے کہو کہ میری صدا سن لے۔ اس نے جاکر کہدیا۔ رنڈی نے کہا کہ اچھا بلالے۔ وہ بلا کر لے گئی۔ شاہ جی جاکر صحن میں رومال بچھا کر بیٹھ گئے اور سورۃ والتین کا کچھ حصہ تلاوت فرمایا اور پھر ایسی تقریر فرمائی کہ گویا جنت اور دوزخ سامنے نظر آنے لگیں۔ اس رنڈی کے ہاں اس وقت اور بھی بہت سی رنڈیاں اور لوگ جمع تھے ان پر اس کا یہ اثر ہوا کہ سب چیخیں مار مار کر رونے لگیں اور انہوں نے توبہ کر کے ڈھولک اور ستار سب توڑ دیئے۔ یوں ان حضرات نے دین کی دعوت و تبلیغ کے لئے اپنے کو وقف کر دیا تھا۔ حتی کہ اپنے پیرو مرشد حضرت سید احمد بریلوی رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر رفقاء کے ہمراہ اس وقت کے ظالم سکھ حکمران کے خلاف لڑتے ہوئے اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کردی۔ مگر یار لوگ آج تک ان کی عبارات کے غلط مفہوم بیان کر کے اپنی عاقبت برباد کرتے ہیں۔

چنانچہ اس سلسلہ میں ان پر جو سب سے بڑا اعتراض کیا جاتا ہے۔ حضرت جالندھری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے مخصوص انداز میں اس کو ایسے احسن پیرائے میں بیان کیا کہ دل سے دعائیں نکلیں۔ فرمایا کہ انبیاء کرام اس دنیا میں تشریف لائے اور ان سب نے ایک ہی مقصد کے لئے اپنی زندگیاں صرف کیں۔ اور وہ مقصد تھا مخلوق

کو خالق کے ساتھ جوڑنا۔ چنانچہ ہمارے نبی پاک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنا یہی فریضہ ادا کیا اور جو نبی کوئی شخص آکر اسلام قبول کرتا۔ آپ کے دست مبارک پر کلمہ طیبہ کا عہد کرتا۔ تو کلمہ پڑھتے ہی ہر صحابی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کی برکت سے حضوری کا شرف حاصل ہوجاتا اور صحابہ آپس میں مشورہ کیا کرتے کہ بیت الخلاء میں کیسے جائیں۔ اللہ ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ تو عام زندگی میں ہوجاتی تھی نماز کی کیفیت تو ایسی ہوتی کہ اللہ کے خوف سے یہ حالت ان حضرات کے جسم موم بن جاتے۔ تعلق مع اللہ کی اسی کیفیت کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" الصلوۃ معراج المومن" چنانچہ حضرت علی کرم اللہ وجہ میدان جنگ میں لڑ رہے ہیں۔ آپ کی کمر میں ایک تیر آکر لگتا ہے اور گوشت میں پیوست ہوجاتا ہے درد کی شدت اس قدر ہے کہ ہاتھ لگانے نہیں دیتے۔ مگر اسی حالت میں جب نماز کا وقت آتا ہے تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ کوئی دوسرا صحابی نماز کے دوران وہ تیر آپ کی کمر سے نکال دیتا ہے۔ نماز سے فارغ ہوکر حضرت علی پوچھتے ہیں میرا وہ تیر کیا ہوا۔ انہوں نے بتلایا کہ وہ تو ہم نے نماز کے دوران نکال دیا فرمایا مجھے تو پتہ بھی نہ چلا یہ تھی نماز اور اس کا خشوع و خضوع۔ اسی طرح امام زین العابدین مسجد نبویؐ میں نوافل پڑھ رہے ہیں۔ مسجد نبوی میں آگ لگ جاتی ہے۔ مدینہ کے پورے لوگ بالٹیاں اور گھڑے بھر بھر کر لارہے ہیں ایک شور اور ہنگامہ ہے۔ مگر جب آپ سلام پھیر کر نماز سے فارغ ہوتے ہیں تو لوگوں

سے پوچھتے ہیں یہ شور کیسا ہے؟ تو لوگ بتلاتے ہیں کہ حضرت مسجد میں آگ لگی ہوئی ہے آپ کو معلوم بھی نہیں فرمایا کہ نماز کے دوران کیسے معلوم ہو سکتا ہے۔ صحابہ اور تابعین کے دور میں نمازوں کی یہی کیفیت رہی مگر بعد میں آہستہ آہستہ خشوع و خضوع میں کمی آنے لگی۔ تو بزرگوں نے ذکرو فکر کا یہ سلسلہ شروع کیا.....

چنانچہ شاہ اسماعیلؒ اور مولانا عبد الحی سے جب پوچھا گیا کہ آپ لوگ تو خود علم کے پہاڑ ہیں پھر آپ سید احمد بریلویؒ سے بیعت کیوں ہوئے تو دونوں حضرات کہتے تھے کہ ہمیں نماز پڑھنی سید صاحب نے سکھلائی ہے۔

فرمایا کہ یہ جو اعتراض مولانا اسماعیل شہید رحمتہ اللہ علیہ پر کیا جاتا ہے حقیقت میں یہ قول شاہ اسماعیل کا نہیں بلکہ انہوں نے تو اپنے پیرو مرشد حضرت سید احمد بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کی ایک مجلس کا ذکر کیا ہے کہ آپ ایک خاص مجلس میں موجود تھے۔ بات نماز کے خشوع و خضوع پر چل رہی تھی اسی سلسلہ میں آپ نے فرمایا کہ نماز میں جس قدر تعلق مع اللہ ہو گا نماز اتنی ہی مقبول ہوگی۔ چنانچہ اگر نماز کے دوران دنیا کی کسی ادنیٰ چیز یعنی کتے بلے چوڑھے چمار کا خیال آجاوے تو آدمی فوراً اس خیال کو جھٹک دے گا اور اپنا تعلق پھر سے اللہ سے جوڑے گا۔ لیکن اگر نماز میں کسی پیاری ہستی یعنی ماں باپ پیرو مرشد یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آگیا تو چونکہ ان سے پوری دنیا سے بڑھ کر محبت ہی اس لئے ان کے خیال سے پلٹ کر آنا ذرا مشکل ہو جاوے گا۔

یہ تھا اصل مفہوم اس عبارت کا مگر یار لوگوں نے کیا سے کیا بنادیا۔ اس میں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ظاہر ہوتی ہے نہ کہ اللہ نہ کرے تنقیص.....

تبصرہ

احقر بی ایڈ کا امتحان دے کر فیصل آباد سے جھنگ آرہا تھا میری سیٹ پر میرے ساتھ ایک اور صاحب آبیٹھے وہ بھی ماشاء اللہ باریش تھے۔ گفتگو کا سلسلہ شروع ہوا تو پتہ چلا کہ وہ بھی بی ایڈ کا امتحان دے کر آرہے ہیں پہلے تو پیپر کے بارے میں بات ہوئی پھر مذہب پر بات چل پڑی۔ جب ان کو پتہ چلا کہ میرا تعلق دیوبند والوں سے ہے تو وہ کہنے لگے کہ یہ تو گستاخ لوگ ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ آخر گستاخی کی کوئی مثال تو بتائیں۔ چنانچہ انہوں نے اسی عبارت کا حوالہ دیا۔ اس پر میں نے حرف بحرف ان کو مولانا جالندھری رحمتہ اللہ علیہ کی یہ تقریر سنادی۔

چونکہ صاحب علم انسان تھے اور طبیعت میں ضد نہ تھی چنانچہ تقریر سنتے ہی کہنے لگے۔ اللہ کی قسم آپ نے تو میری آنکھوں سے پردہ ہٹادیا۔ اور میری بہت بڑی غلط فہمی دور کردی۔

اس کا مطلب ہے یہ

تو صوفیاء کی اصل روح تھی جو آپ نے بیان کی ظاہر ہے کہ نماز تو وہی کامل ہوگی جس میں صرف اور صرف اللہ کا دھیان قائم رہے۔

میاں محمد رحمتہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

دراصل خانقاہ کی بات تھی فٹ پاتھ پر آگئی۔ عبارت ایک ہی ہوتی ہے مگر اس کا مفہوم سوچنے اور سمجھنے والے کے علم اور اس کی نیت پر ہوتا ہے۔ ایسے موقع کے لیے علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا۔

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

○

بقیہ: قادیانی بہروپیا

کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر کے دکھایا۔ (مولوی محمد علی قادیانی امیر جماعت لاہور رسالہ ریویو آف ریلیجز جلد ۳ ص ۴۰۹ ۲۱۲ء)

یاد رکھو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) مہدی اور مسیح نہیں بلکہ کرشن بھی ہیں یعنی آپ ہندوؤں کے بھی ہادی ہیں۔ اب ہم ان میں تبلیغ کریں گے۔ حضرت مسیح موعود مسیح ہیں' آپ کی جماعت کی مسیحیوں پر بھی غلبہ ملے گا' آپ مہدی ہیں؟ مسلمانوں کو دوبارہ ان سے ہدایت ملے گی؟ کرشن ہیں؟ ہندوؤں میں آپ کی جماعت کو غلبہ اور آپ کی قبولیت پھیلے گی۔ ہمارے لئے حق پھیلانے کی راہیں کھل رہی ہیں۔ ہم ہندوؤں میں کام کریں گے۔ وحشیوں تک دین پھیلائیں گے۔ (میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اخبار الفضل جلد ۱۰ نمبر ۷۱ ۵ مارچ)

یہ تھیں مرزا قادیانی بہروپیا کی سری کرشن مہاراج بننے کے بارے میں خرافات۔ مرزا قادیانی نے بازار میں چلنے والے بچے کی طرح کہ وہ کہتا ہے کہ یہ چیز لیتا ہوں' وہ چیز لیتا ہوں' یہ دلادو' وہ دلادو ہمیشہ اوٹ پٹانگ دعوؤں کے ذریعے اپنے ماننے والوں کو بہلائے رکھا۔ کیا کوئی عقل مند انسان قادیان کے اس کانے دجال کے مکرو فریب میں پھنس سکتا ہے؟ جس نے اپنی ساری زندگی اسلام اور اہل اسلام کے دشمنان یہود و نصاریٰ کی ایجنٹی کر کے اپنی دنیا و آخرت اکارت کی۔

خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کے عالمگیر معجزات

آپ کی ذات اقدس چونکہ تمام سابقہ انبیاء و رسل علیہم السلام کے کمالات کے جامع ہیں' لہذا آپ کے لاتعداد معجزات اپنے اندر سابقہ تمام انبیاء کے معجزات کی شان بھی سموئے ہوتے ہیں۔ مثلاً" اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی کا سانپ بنادیا تو سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ اسطوانہ حنانہ کی صورت میں صادر ہوا کہ ایک سوکھی لکڑی جس میں حیات کے آثار بھی نہیں تھے' ایک باشعور انسان کے حالات و آثار رونما ہوگئے جو کہ موسوی معجزہ سے بدرجہ برتراور فائق ہے۔ اسی طرح یہ معجزہ عیسیٰ علیہ السلام کے احیاء موتی سے بھی فائق ہے کیونکہ ایک مردہ انسانی ڈھانچے میں دوبارہ آثار حیات کو لوٹادینا اتنا عجیب نہیں جتنا کہ ایک ناقابل حیات اور بے جان لکڑی میں آثار حیات کاملہ کا ایجاد کردینا عجیب ہے۔ ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کئی صحابہ رضی اللہ عنہم کے ٹوٹے ہوئے اعضا کا صحیح صحیح بحال کردینے کے معجزات بھی مذکور ہیں۔ نیز حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے دو صاحبزادوں کا زندہ کرنا بھی مذکور ہے۔ اگر حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کا اپنے ہاتھ کو بغل میں دبا کر نکالنے سے وہ ہاتھ بدر کامل ہوجاتا ہے تو ادھر حضرت محمد خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے دو صحابہ رضی اللہ عنہما کی لاٹھیوں کا روشن ہوجانا بھی مذکور ہے' جو کہ ید بیضا سے زیادہ عجیب ہے۔ الغرض آپ کے معجزات سابقہ انبیاء کے معجزات سے ہر پہلو سے فائق اور برتر ہیں' کیفیت میں بھی کمیت میں بھی۔ جن کو باتفصیل کتب احادیث و تفسیر میں ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ علامہ ابن تیمیہؒ کی شہرہ آفاق کتاب الجواب الصحیح کے آخر میں تو کافی حد تک معجزات کا احاطہ کیا گیا ہے۔

سید المرسلینؐ کی امتیازی شان:

آپ کی ذات اقدس ویسے تو هذا نذير من النذر الاولی کے مصدق ہیں۔ ماکنت بدعا من الرسل کے ترجمان ہیں مگر درحقیقت آپ کی شان و مقام ہر لحاظ سے سابقہ انبیاء و رسل بلکہ تمام کائنات سے منفرد و ممتاز اور بلند و بالا ہے گویا کہ آپ ایک چیز ہی الگ ہیں' آپ تمام کائنات میں بے مثال و بے نظیر مقام کے مالک ہیں تلک الرسل کے تحت مشارکت عنوان میں ہے ورنہ "معنون" ایک حقیقت ہی منفرد اور یکتا ہے۔ مثلاً" موسیٰ و ہارون مسند رسالت کے تاجدار آئے سلیمان و داؤد علیہم الصلوۃ والسلام شان و شوکت کے پیکر آئے' یحییٰ و مسیح علیہما السلام جیسے پیکر صدق و صفا بھی تشریف لائے۔ مگر سب کے سب محدود علاقہ اور وقت کے لئے تشریف لائے۔ ان کی دعوت و تعلیم کا دائرہ زبان و مکان میں محدود و مقید تھا' اس طرح ان کے ہوشربا معجزات باطل پرستوں کی عقل و فکر کو خیرہ کردیا مگر یہ سب ہنگامی اور وقتی تھے جو اب محض ایک تاریخی واقعہ بن چکے ہیں ان کے آثار و نشانات خلق خدا کی نظروں سے اوجھل ہوکر تاریخ کا حصہ بن چکے ہیں۔

ان کی تعلیمات بے مثال کے متن جو کہ "فیہ ھدی و نور" کے ترجمان و مصداق تھے وہ اپنی ضرورت پوری کرکے اپنی ضیاء پاشیاں موقوف کرچکے ہیں۔

ان معلمین رشد و ہدایت کے تربیت یافتہ افراد انسانی اب اپنا تشخص اور شناخت گم کرچکے ہیں اب ان کے نام لیوا اپنے شعائر و نظریات کو تلپٹ کرچکے ہیں وہ اپنے متون ہدایت کو الٹ پلٹ کرکے ان کی اصلی ہیت و صورت سے کہیں دور جا چکے ہیں اب نہ وہ صحیح تصور خدا سے آشنا ہیں اور نہ ہی اس کی توحید اور دوسری صفات سے۔ حتیٰ کہ اب تو وہ خالق و مخلوق اور عبد و معبود کی حد فاصل اور خط تمیز سے یکسر نا آشنا ہوچکے ہیں گویا اب انہوں نے ہر شعبہ دین (عقائد' عبادات' معاشرت و معاملات اور آداب و اخلاق) میں مکمل گڑبڑ کرکے ایک نئی صورت پیدا کرلی ہے۔ ایک نیا ایڈیشن تیار کرلیا ہے۔

یہ اس لئے ہوا کہ ان انبیاء مقدسین علیہم السلام کا دور محدود تھا' ان کی دعوت ابتدائی اور جزوی تھی وہ جانے کے لئے آئے تھے اس لئے ان کی دعوت تعلیمات اور امتوں کا یہ حال ہونا ایک امر لازم تھا۔

مگر جب اس ابتدائی دعوت کو انتہا تک پہنچانے والا فرد یگانہ آگیا جس کی اطلاع و خبر پر تمام سابقہ نبی اور صحیفہ ہدایت (توراۃ' زبور اور انجیل) نے برملا دی۔ تو وہ جانے کے لئے نہیں آیا' بلکہ ہمیشہ تک رہنے کے لئے آیا' اس کا پیغام و دعوت موقوف ہونے کے لئے نہیں تھا بلکہ تاقیام کائنات اس کا پیغام حق چلنا تھا۔ اس کا متن ہدایت (قرآن مجید) تحریف و تبدل یا ترمیم و تنسیخ کا احتمال و انکار کے ساتھ نہیں بلکہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون○ کے تحت ابد تک ضوفشانی کے لئے آیا ہے وہ حسب سابق کسی ایک علاقہ یا قوم کے لئے نہیں بلکہ یا ایھا الناس کے تحت تمام زمانوں اور علاقوں کے لئے

ہادی کامل بن کر آیا ہے۔ غرض یہ کہ وہ ہر پہلو اور ہر شان میں کمال اور دوام کا ہی مالک بن کر آیا اسی طرح آپ کے معجزات کسی ایک زمانہ کے لئے موثر نہیں تھے۔ نیز وہ تاریخ کا حصہ بننے کے لئے نہیں تھے بلکہ وہ بھی اپنی ذات میں کمال اور دوام کی شان لئے ہوئے تھے۔ ہمیشہ کے لئے مشاہدہ اپنا وقوع و وجود منوانے کے لئے آئے تھے، جس طرح عہد رسالت میں وہ حیران کن شان اعجازی کے مالک تھے، آج بھی اور آج کے بعد جب تک آسمان و زمین قائم ہیں اسی طرح مثل ابتدا کے اپنی شان اعجازی پر قائم رہیں گے۔ کیونکہ آپ کی شان و مقام کا یہی تقاضا ہے کہ جیسا کہ آپ کی تعلیمات کی جلوہ گری اور ضوفشانی تا قیام قیامت رواں دواں ہے اسی طرح آپ کے معجزات بھی بلاقید زمان و مکان، ظاہر ہوتے رہیں گے۔ ان کی تاثیر اور چمک دمک فزوں سے فزوں تر ہو کر ہمیشہ تک تجلی افروز رہے گی۔ ان کی ضوفشانی تمام عالم کو محو حیرت استعجاب کرتی رہے گی۔

معجزات خاتم المرسلینؐ کی وسعت اور ہمہ گیری:

اس باب میں یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ آپ کے معجزات مخلوقات کی ہر نوع سے متعلق ہیں، کوئی بھی نوع خلق ان سے لاتعلق نہیں رہی۔

آپ کے معجزات سابقہ نبیوں کی طرح وقتی بھی تھے جیسے کسی موقعہ ضرورت پر کسی ایسے افعال یا اثر کا ظہور ہو گیا کہ وہ ضرورت پوری ہو گئی۔ جیسے کسی طعام یا مشروب میں برکت و اضافہ کا ظہور، کہ وہ دشمن کے مقابلہ میں فتح و کامیاب ہو جانا، کسی مریض کا فوراً شفایاب ہو جانا وغیرہ وغیرہ

چنانچہ قرآن مجید ایسے معجزات کے صدور کا واضح اعلان بھی کر رہا ہے فرمایا:

واقسموا باللہ جھد ایمانھم لئن جائتھم ایۃ لیومنن بھا(۶:۱۰۹)

واذا جائت ایۃ قالوا لن نومن حتی نوتی مثل مااوتی رسل اللہ(۶:۱۲۵)

ترجمہ:"وہ منکر پکی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر ان کے سامنے کوئی معجزہ صادر ہو تو وہ ضرور مان لیں گے۔"

"اور جب ان کے سامنے کوئی معجزہ واقع ہو جاتا ہے تو کہنے لگتے ہیں کہ ہم تو اس وقت مانیں گے جب کہ ہمیں وہ معجزے دکھاؤ جو پہلے رسولوں نے دکھائے تھے۔"

فائدہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کے سامنے معجزے ظاہر ہوئے تھے۔

وما تاتیھم من ایۃ من ایات ربھم الا کانو عنھا معرضین(یٰسین ۴۶)

ترجمہ:"جب بھی ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی اور معجزہ ظہور پذیر ہوتا ہے تو وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں۔"

واذا راوا ایۃ یستسخرون(سورہ صافات ۱۴)

ترجمہ:"اور جب کوئی معجزہ دیکھتے ہیں ٹھٹھے کرنے لگ جاتے ہیں۔"

وان یروا ایۃ یعرضوا ویقولوا سحر مستمر(القمر ۲)

ترجمہ:"اور اگر وہ کوئی معجزہ دیکھیں (جیسے یہاں معجزہ شق القمر) تو وہ اسے نظر انداز کر کے کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو سابقہ ہی جادو چلا آتا ہے۔"

ناظرین کرام مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہو گیا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے سابقہ الانبیاء کی طرح وقتی معجزات بھی دکھائے تھے، مگر منکر حسب عادت حیلہ سازی کرتے ہوئے ٹال جاتے کہ یہ تو پرانا جادو چلا آرہا ہے کوئی انوکھی اور نئی بات سامنے نہیں آرہی۔

باقی آئندہ

بقیہ، نشانِ ختم نبوت

مسلمانوں پر واجب ہوتا اور ہر ایسی چیز سے بچنا ہے جو ادب کے خلاف ہو یا جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچے۔"

ان آیات قرآنی سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نبی کا ادب و احترام لازم ہے تاکہ اگر کوئی بدبخت اس احتیاط کا دامن چھوڑ دے اس کے لئے نہ صرف دردناک عذاب ہے بلکہ اس کا فعل مروجہ قانون کے تحت قابل تعزیر بھی ہے ہمارے دستور میں قادیانیوں کے گروہ کی نشاندہی کرتے ہوئے لاہوری اور احمدی کے الفاظ درج کئے گئے۔ اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر مسلموں کا یہ گروہ خود کو بیرون ملک مسلمانوں کے ایک فرقہ کے طور پر پیش کرتے ہیں اور "احمدی مسلم" کہلاتے ہیں۔ ملک میں بھی خود کو "احمدی جماعت" قرار دیتے ہیں۔ اس طرح لفظ "احمد" یا احمدی سے خود کو پوشیدہ کرتے ہیں۔ قادیانیوں کو یہ آڑ ہماری مقننہ بالواسطہ طور پر فراہم کی ہے لہٰذا ضروری ہے کہ قادیانیوں کو زندیق گروہ کے ساتھ احمد یا احمدی کے الفاظ کے استعمال کی قانونی ممانعت ہو اور گستاخان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل چہرہ لوگوں کے سامنے آئے۔ ان مقاصد کے حصول کے لئے عوام تک طبع شدہ مواد کا پہنچنا ایک ضروری اور مثبت قدم ہے اللہ تعالیٰ اپنے نبی کے صدقے ہم سب کو توفیق حوصلہ اور ہمت دے کہ ہم سب خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جاں نثار سپاہی بن جائیں اور اپنے ایمان کی بنیادی اولین شرط کے تحفظ کے لئے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کرنا ایک سعادت عظیم سمجھیں۔ (آمین)

اخبار ختم نبوت

شبان ختم نبوت یونٹ جوہر آباد کا قیام

رپورٹ (عابد حسین پنھور) شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کے زیر اہتمام گزشتہ عشرے میں بعد نماز عشاء مولانا محمد علی جوہر میونسپل ہائی اسکول جوہر آباد ٹنڈو آدم میں شبان ختم نبوت کے یونٹ کے قیام کے سلسلے میں پروگرام ہوا۔

پہلی نشست: اس پروگرام میں اسٹیج سیکریٹری کے فرائض خورشید عالم صاحب نے انجام دیئے' تلاوت کلام پاک محمد زاہد حجازی صاحب نے کی' محمد اعظم قریشی صاحب نے ہدیہ نعت مقبول ﷺ پیش کی' اس کے بعد مولانا محمد طاہر مکی صاحب نے بیان کیا اس کے بعد حضرت مولانا ابوطلحہ محمد راشد مدنی صاحب نے سیرت نبوی ﷺ بیان کی مسئلہ ختم نبوت بیان کیا اور قادیانیت کا بڑی عمدگی سے پوسٹ مارٹم کیا اور نوجوانوں کے خون کو گرمایا اور ان کے اندر موجود عشق رسول ﷺ کو جگایا' آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبائی کنوینر جناب علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے دعا کرائی۔ دعا کے بعد امیر شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم ملک محمد وسیم صاحب نے جوہر آباد یونٹ کے عہدیداران کے ناموں کا اعلان کیا' جس کے مطابق جوہر آباد یونٹ کے عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں:

صدر دین محمد عباسی' جنرل سیکریٹری محمد جاوید قریشی' پریس سیکریٹری عبدالقیوم قریشی' آفس سیکریٹری رشید احمد مغل' خازن محمد جاوید شاہ۔ اس کے بعد اس پروگرام کی دوسری نشست کا اعلان کیا گیا اور پھر دعا کے بعد پہلی نشست کا یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔

دوسری نشست:

مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۹۸ء بروز بدھ بعد نماز عشاء دفتر شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم واقع جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں امیر شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم ملک محمد وسیم صاحب کی زیر صدارت ہفتہ وار اجلاس ہوا۔ اجلاس ہذا میں جوہر آباد یونٹ کے مجاہدین کی حلف برداری کی تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس اجلاس میں حضرت مولانا ابوطلحہ محمد راشد مدنی صاحب نے نئے مجاہدین سے خطاب کیا اور انہیں قادیانیوں کے تعاقب کے طریقے اور ختم نبوت کا کام کرنے کے طریقے بتائے اس کے بعد مولانا محمد راشد مدنی صاحب نے جوہر آباد یونٹ کے ساتھیوں سے حلف لیا۔ حلف برداری کی اس تقریب میں مجاہدین شبان ختم نبوت کی بہت بڑی تعداد نے حصہ لیا اور اس پروگرام میں اپنے حلف کی توثیق کی۔ آخر میں دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

قادیانیوں کی اندرون سندھ بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر تشویش

رپورٹ (عابد حسین پنھور) شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم کا ایک ہنگامی اجلاس دفتر شبان ختم نبوت واقع جامع مسجد ختم نبوت ٹنڈو آدم میں امیر شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم جناب ملک محمد وسیم صاحب کی زیر صدارت ہوا' اجلاس ہذا میں حضرت مولانا ابوطلحہ محمد راشد مدنی صاحب و مرکزی کمیٹی شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم اور شبان ختم نبوت کے یونٹ جوہر آباد اور یونٹ قائد اعظم کالونی کی کمیٹیوں کے عہدیداران اور مجاہدین شبان ختم نبوت کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اجلاس میں قادیانیوں کی نواب شاہ میں بڑے پیمانے پر لٹریچر اور قادیانی ترجمہ والے قرآن پاک بڑی تعداد میں تقسیم کئے جانے پر اور سادہ لوح افراد میں ڈش انٹینا مفت تقسیم کئے جانے پر گہرے غم و غصے کا اظہار کیا گیا اور حکومت پاکستان اور حکومت سندھ سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی ان شرپسند سرگرمیوں پر فی الفور پابندی لگائی جائے اور اس واقعہ کے ذمہ دار قادیانیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرکے سخت سزائیں دی جائیں بصورت دیگر حکومت نتائج کی ذمہ دار ہوگی۔

نوابشاہ میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں میں اضافہ ڈش انٹینا' لٹریچر اور قادیانی ترجمہ والے قرآن پاک کی مفت تقسیم کو روکا جائے

رپورٹ (عابد حسین پنھور) ضلع نوابشاہ میں قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے' بڑے پیمانے پر لٹریچر اور قادیانی ترجمہ والے قرآن پاک بڑی تعداد میں تقسیم کئے جارہے ہیں اور دیہی علاقوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا جارہا ہے' نواب شاہ میں مٹھی بھر قادیانیوں نے ڈش انٹینا کی مفت تقسیم کے بعد اچانک اپنی سرگرمیوں میں اضافہ کردیا ہے اس سلسلے میں انہوں نے قادیانی پروفیسر عبدالقادر ڈوہری کا ترجمہ کیا ہوا قرآن پاک جو سندھی زبان میں شائع کیا گیا ہے نوابشاہ اور اندرون سندھ بڑی تعداد میں بلامعاوضہ تقسیم کیا ہے'

باقی صفحہ ۱۹ پر

نئے جام و مینا عطا ہو رہے ہیں

مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

جو ہر دم خدا پر فدا ہو رہے ہیں
وہ فانی ہوں سے جدا ہو رہے ہیں

وہ خمر کہن تو قوی تر ہے لیکن
نئے جام و مینا عطا ہو رہے ہیں

کبھی قلب دے کر کبھی جان دے کر
رہ عشق میں باوفا ہو رہے ہیں

خوشی اپنی ان کی خوشی پر لٹا کر
ہم اب اہل صدق و صفا ہو رہے ہیں

کبھی پی رہے ہیں لہو آرزو کا
مٹا کر خودی باخدا ہو رہے

تجھے ہوں مبارک یہ اشک ندامت
نئے باب الفت کے وا ہو رہے ہیں

یہ شان کرم ہے کہ نالائقوں پر
کرم ان کے ہر دم عطا ہو رہے ہیں

محبت کی اختر کرامت تو دیکھو
کہ سلطان ہو کر گدا ہو رہے ہیں

REGD. NO. SS-160

تاجدارِ ختم نبوت زندہ باد

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

ختمِ نبوت کانفرنس

۱۵، ۱۶ اکتوبر ۹۸ء بمطابق ۲۳، ۲۴ جمادی الثانی ۱۴۱۹ھ بروز جمعرات، جمعہ

زیرِ صدارت: مخدوم المشائخ، حضرت مولانا

خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

علماء مشائخ

سیاسی قائدین

دانشور اور وکلاء

خطاب فرمائیں گے

فون نمبرز	ملتان	اسلام آباد	گوجرانوالہ	لاہور	سرگودھا	فیصل آباد	ٹنڈو آدم	کراچی	ربوہ	کوئٹہ
	۵۱۴۱۲۲	۸۲۹۱۸۶	۲۱۵۶۶۳	۷۸۶۲۳۴۰۴	۷۱۰۴۷۴	۹۲۳۵۲۲	۷۱۶۱۳	۷۸۰۳۳۷	۲۱۲۶۹۱	۸۴۱۹۹۵

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت پاکستان ملتان